www.KitaboSunnat.com

کمالِ حسن و پاکیزگی

سبحان اللہ

کے فضائل اور مقامات

تفضیل احمد ضیغم

منہاج القرآن طیبہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

کمالِ حسن و پاکیزگی

سبحان اللہ

کے فضائل اور مقامات

تفضیل احمد ضیغم

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق طیبہ قرآن محل محفوظ ہیں

نام کتاب

سبحان اللہ

کے فضائل اور مقامات

مؤلف:

ڈاکٹر تفصیل احمد ضیغم

باہتمام ____ حافظ محمد ابوبکر

طبع اول ____ 2018ء

تعداد ____ 1100

طیبہ قرآن محل

مکہ سنٹر گلی نمبر 5 منشی محلہ امین پور بازار فیصل آباد

041-2624007, 0300-6628021

اسٹاکسٹ

مکتبہ قدوسیہ

غزنی سٹریٹ ⊙ اردو بازار ⊙ لاہور ⊙ پاکستان

Tel: +92-42-37230585 Cell: 0321-4460487

E-mail: maktaba_quddusia@yahoo.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ
۱	سبحان اللہ کا معنی و مفہوم	5
۲	سبحان اللہ کا وزن	5
۳	زمین و آسمان کے مابین کی جگہ	5
۴	سبحان اللہ کے گناہوں پر اثرات	7
۵	جنت میں شجر کاری	7
۶	افضل ترین کلام	8
۷	دعا کی قبولیت میں کردار	8
۸	ہزار نیکیاں	9
۹	صبح و شام کے اذکار میں اہم مقام	10
۱۰	انسانوں اور فرشتوں کا منتخب کلمہ	10
۱۱	اللہ کو پسندیدہ کلمہ	11
۱۲	تلاوتِ قرآن کے قائم مقام	11
۱۳	رات کو آپ ﷺ کے معمولات	12
۱۴	سیدنا علی و فاطمہ رضی اللہ عنہما کو وصیت	13
۱۵	وہ تم سے آگے نہ بڑھ سکیں گے	14
۱۶	سمندر کی جھاگ کے برابر بھی گناہ ہوں تو	15
	سبحان اللہ کہنے کے مقامات	17
۱۳	نماز میں کسی امر پر مطلع کرنے کیلئے	17
۱۴	کسی بھاری کلمہ کے جواب میں	19
۱۵	لایعنی سوال کے جواب میں	21
۱۶	کسی چیز کی کثرت دیکھ کر	22

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱۷	تعجب کے موقع پر	22
۱۸	لاعلمی پر مطلع کرنے کیلئے	24
۱۹	غلط طرز عمل پر حیرانی کا اظہار	25
۲۰	ترحم کیلئے	26
۲۱	غیر متوقع طرز عمل پر	29
۲۲	مشن کی تکمیل پر	30
۲۳	اپنی لاعلمی پر	31
۲۴	عاجزی وانکساری کے اظہار کیلئے	33
۲۵	شرمساری کے اظہار میں	35
۲۶	شجاعت و بہادری دیکھ کر	36
۲۷	دفاع کے طور پر	38
۲۸	سمجھانے کی غرض سے	39
۲۹	جواب دینے کیلئے	40
۳۰	عاجزی و درماندگی کے اظہار میں	42
۳۱	کسی بات کی نفی کیلئے	43
۳۲	انکار کرنے سے پہلے	44
۳۳	واقعہ اِفک اور سبحان اللہ	44
۳۴	عذاب والی کیفیت کو دیکھ کر	52
۳۵	اترتے ہوئے	55
۳۶	خلاصہ کلام	55

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

سبحان اللہ کا معنی و مفہوم:

سبحان مضاف ہے اور لفظ اللہ مضاف الیہ ہے سبحان مصدر ہونے کی وجہ سے منصوب ہے اور اس کا فعل محذوف ہے یعنی أُسَبِّحُ پس اہل علم کے ہاں فعل محذوف کے ساتھ اس کی عبارت یوں بنے گی أُسَبِّحُ سُبْحَانَ اللّٰهِ (میں اللہ کا پاک ہونا بیان کرتا ہوں)

سُبْحَانَ اللہ ایک جامع کلمہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی صفات کا خلاصہ سمٹ آتا ہے

سبحان اللہ کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ اللہ پاک ہے یعنی اللہ ہر عیب اور نقص سے پاک ہے وہ کھانے پینے کی حاجات سے پاک ہے اولاد اور بیوی بچوں سے پاک ہے ہر قسم کی بیماری، ڈر اور خوف سے پاک ہے نہ اسے نیند آتی ہے نہ اونگھ، وہ ہر قسم کی محتاجگی سے پاک ہے ساری مخلوقات اس کی محتاج ہیں اور وہ اکیلا بادشاہ ہے اس میں کوئی عیب اور کمی نہیں دوسرے لفظوں میں ہر وہ عیب جسے عیب کہا جا سکتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہیں اتنی جامعیت کی وجہ سے یہ کلمہ اللہ تعالیٰ کی تقریباً آدھی صفات کا خلاصہ ہے۔

سبحان اللہ کا وزن:

سبحان اللہ کا کلمہ اللہ تعالیٰ کو پسندیدہ ہے اور میزان عمل میں بھی بہت وزن رکھتا ہے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

كَلِمَتَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمٰنِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ

''دو کلمے ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہیں جو زبان پر ہلکے ہیں اور (قیامت کے دن) اعمال کے ترازو میں بوجھل اور باوزن ہوں گے، (وہ کلمات مبارکہ یہ ہیں) ''سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ۔''

(صحیح بخاری، کتاب التوحید، باب قول اللہ تعالیٰ ونضع الموازین القسط، رقم: ۷۵۶۳)

زمین و آسمان کے مابین کی جگہ:

سبحان اللہ اور الحمدللہ دو ایسے کلمات ہیں جو کہنے والے کیلئے زمین و آسمان

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کے مابین کی جگہ ثواب سے بھر دیتے ہیں۔ سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

الطُّهُورُ شَطْرُ الإِيمَانِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلَأُ الْمِيزَانَ، وَسُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلَآنِ أَوْ تَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ، وَالصَّلَاةُ نُورٌ، وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ، وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ، وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ، كُلُّ النَّاسِ يَغْدُو، فَبَائِعٌ نَفْسَهُ فَمُعْتِقُهَا أَوْ مُوبِقُهَا۔

''طہارت آدھے ایمان کے برابر ہے۔ اور ''الحمد للہ'' بھر دے گا ترازو کو (یعنی اس قدر اس کا ثواب ہے کہ اعمال تولنے کا ترازو اس کے اجر سے بھر جائے گا) اور ''سبحان اللہ'' اور ''الحمد للہ'' دونوں بھر دیں گے آسمانوں اور زمین کے درمیان کی جگہ کو اور نماز نور ہے اور صدقہ دلیل ہے اور صبر روشنی ہے اور قرآن تیرے حق میں دلیل ہے یا تیرے خلاف دلیل ہے ہر ایک آدمی (بھلا ہو یا برا) صبح کو اٹھتا ہے خود کو آزاد کرتا ہے (نیک کام کر کے اللہ کے عذاب سے) یا (برے کام کر کے) اپنے آپ کو تباہ کرتا ہے۔''

(صحیح مسلم۔ کتاب الطہارۃ، باب فضل الوضوء، رقم: ۲۲۳)

سبحان اللہ کے وزن کا اندازہ صحیح مسلم کی اس روایت سے بھی لگایا جا سکتا ہے جو سیدہ جویریہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بُكْرَةً حِينَ صَلَّى الصُّبْحَ، وَهِيَ فِي مَسْجِدِهَا، ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ أَنْ أَضْحَى، وَهِيَ جَالِسَةٌ، فَقَالَ: مَا زِلْتِ عَلَى الْحَالِ الَّتِي فَارَقْتُكِ عَلَيْهَا؟ قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ، عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَا نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ "

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح سویرے ان کے پاس سے نکلے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

نے صبح کی نماز پڑھی وہ اپنی نماز کی جگہ پر تھیں، پھر آپ ﷺ چاشت کے وقت لوٹے، دیکھا تو وہ وہیں بیٹھی ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: "تم اسی حال میں ہو؟ جب سے میں نے تمہیں چھوڑا۔" سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا نے کہا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہارے بعد چار کلمے تین بار کہے اگر وہ تولے جائیں ان کلموں کے ساتھ جو تو نے اب تک کہے ہیں البتہ وہی بھاری پڑیں گے وہ کلمے یہ ہیں "سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَا نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ" یعنی میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں اس کی حمد کے ساتھ اس کی مخلوقات کے شمار کے برابر اور اس کی رضا مندی اور خوشی کے برابر اور اس کے عرش کے وزن کے برابر اور اس کے کلمات کی سیاہی کے برابر۔" (صحیح مسلم۔ کتاب الذکر والدعاء، باب التسبیح اول النہار وعند النوم، رقم:۲۷۲۶)

سبحان اللہ کے گناہوں پر اثرات:

سبحان اللہ کا کلمہ گناہوں کو ختم کرنے میں اکسیر کا درجہ رکھتا ہے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ

"جس نے "سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ" دن میں سو مرتبہ کہا، اس کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں، خواہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔" (صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب فضل التسبیح، رقم:۶۴۰۵)

جنت میں شجرکاری:

سبحان اللہ کہنا جنت میں شجرکاری کرنا ہے۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ وَهُوَ يَغْرِسُ غَرْسًا، فَقَالَ: "يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، مَا الَّذِي تَغْرِسُ"، قُلْتُ: غِرَاسًا لِي، قَالَ:

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

" أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى غِرَاسٍ خَيْرٍ لَكَ مِنْ هَذَا؟ "، قَالَ: بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: " قُلْ: سُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ لِلهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ، يُغْرَسْ لَكَ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ ".

" وہ ایک دن درخت لگا رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس سے گزرے اور فرمایا: "ابوہریرہ! تم کیا لگا رہے ہو؟" میں نے عرض کیا کہ میں درخت لگا رہا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: "کیا میں تمہیں اس سے بہتر درخت نہ بتاؤں"؟ انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں؟ آپ ضرور بتلایئے اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے فرمایا: "تم "سُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ لِلهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ" کہا کرو، تو ہر ایک کلمہ کے بدلے تمہارے لیے جنت میں ایک درخت لگا دیا جائے گا۔"

(صحیح۔ سنن ابن ماجہ للالبانی، کتاب الادب، باب فضل التسبیح، رقم: ۳۸۰۷)

افضل ترین کلام:

سبحان اللہ پر مشتمل کلمات کو آپ ﷺ نے افضل ترین کلام قرار دیا ہے۔ سیدنا سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أَرْبَعٌ أَفْضَلُ الْكَلَامِ لَا يَضُرُّكَ بِأَيِّهِنَّ بَدَأْتَ: سُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ لِلهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ

"چار کلمے تمام کلمات سے بہتر ہیں اور جس سے بھی تم شروع کرو تمہیں کوئی نقصان نہیں، وہ یہ ہیں "سُبْحَانَ اللهِ، الْحَمْدُ لِلهِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، اللهُ أَكْبَرُ" اللہ کی ذات پاک ہے، تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں، اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، اور اللہ بہت بڑا ہے۔"

(صحیح۔ سنن ابن ماجہ للالبانی، کتاب الادب، باب فضل التسبیح، رقم: ۳۸۱۱)

دعا کی قبولیت میں کردار:

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ، فَقَالَ حِينَ يَسْتَيْقِظُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، سُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ، ثُمَّ دَعَا رَبِّ اغْفِرْ لِي، غُفِرَ لَهُ"، قَالَ الْوَلِيدُ: أَوْ قَالَ: دَعَا اسْتُجِيبَ لَهُ، فَإِنْ قَامَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَلَّى قُبِلَتْ صَلَاتُهُ.

''جو رات میں بیدار ہو اور آنکھ کھلتے ہی یہ دعا پڑھے: ''لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، سُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ'' ''اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہت ہے، اور اسی کے لیے حمد و ثنا ہے، وہی ہر چیز پر قادر ہے، اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں، تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اللہ ہی سب سے بڑا ہے، طاقت وقوت اللہ بلند و برتر کی توفیق ہی سے ہے'' پھر یہ دعا پڑھے: ''رَبِّ اغْفِرْ لِي'' ''اے رب مجھے بخش دے''، تو وہ بخش دیا جائے گا، ولید کہتے ہیں: یا یوں کہا: اگر وہ دعا کرے تو اس کی دعا قبول ہوگی، اور اگر اٹھ کر وضو کرے، پھر نماز پڑھے تو اس کی نماز قبول ہوگی۔''

(صحیح ـ سنن ابن ماجۃ للالبانی، کتاب الدعاء، باب ما یدعو بہ اذا انتبہ من اللیل، رقم: ۳۸۷۸)

ہزار نیکیاں:

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ: " أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَكْسِبَ كُلَّ يَوْمٍ أَلْفَ حَسَنَةٍ ". فَسَأَلَهُ سَائِلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ كَيْفَ يَكْسِبُ أَحَدُنَا أَلْفَ حَسَنَةٍ؟ قَالَ: " يُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِيحَةٍ فَيُكْتَبُ لَهُ أَلْفُ حَسَنَةٍ أَوْ يُحَطُّ عَنْهُ أَلْفُ خَطِيئَةٍ ".

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

''ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کیا تم میں سے کوئی عاجز ہے ہزار نیکیاں ہر روز کرنے سے۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھنے والوں میں سے کسی پوچھنے والے نے پوچھا: ہم سے کوئی ہزار نیکیاں کیسے کرسکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سو بار ''سبحان اللہ'' کہے تو ہزار نیکیاں اس کے لیے لکھی جائیں گی اور ہزار گناہ اس کے مٹا دیے جائیں گے۔'' (صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء، باب فضل التھلیل والتسبیح والدعاء، رقم: ۶۸۵۲)

صبح وشام کے اذکار میں اہم مقام:

سبحان اللہ کے کلمہ کو صبح وشام کے اذکار میں ایک اہم مقام حاصل ہے اور اس کلمہ کا ورد کرنے والا قیامت کے دن ثواب کے اعتبار سے ممتاز ہوگا سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ وَحِينَ يُمْسِي سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ لَمْ يَأْتِ أَحَدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ أَوْزَادَ عَلَيْهِ

''جو شخص صبح اور شام کو ''سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ'' سو بار کہے قیامت کے دن اس سے بہتر کوئی عمل لے کر نہ آئے گا مگر جو اتنا ہی یا اس سے زیادہ کہے۔''

(صحیح مسلم۔ کتاب العلم، باب فضل التھلیل والتسبیح والدعاء، رقم: ۲۶۹۲)

انسانوں اور فرشتوں کیلئے منتخب کلمہ:

سبحان اللہ کے کلمہ کو یہ مقام حاصل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کلمہ کو انسانوں اور فرشتوں کیلئے بطور خاص منتخب فرمایا ہے۔ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سُئِلَ أَيُّ الْكَلَامِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: "مَا اصْطَفَى اللهُ لِمَلَائِكَتِهِ أَوْلِعِبَادِهِ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ".

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کون سا کلام افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس کو اللہ تعالیٰ نے چنا اپنے فرشتوں کے لیے یا بندوں کے لیے یعنی

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

"سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ"۔

(صحیح مسلم۔ کتاب الذکر والدعاء والتوبۃ والاستغفار، باب فضل سبحان اللہ وبحمدہ، رقم: ۲۷۳۱)

اللہ کو پسندیدہ کلمہ:

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَلَا أُخْبِرُكَ بِأَحَبِّ الْكَلَامِ إِلَى اللّٰهِ؟". قُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ أَخْبِرْنِي بِأَحَبِّ الْكَلَامِ إِلَى اللّٰهِ. فَقَالَ: "إِنَّ أَحَبَّ الْكَلَامِ إِلَى اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ".

"میں تمہیں نہ بتلاؤں وہ کلام جو بہت پسند ہے اللہ کو؟" میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! بتلایئے وہ کلام جو اللہ کو بہت پسند ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بہت پسند اللہ تعالیٰ کو یہ کلام ہے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ۔"

(صحیح مسلم۔ کتاب الذکر والدعاء، باب فضل سبحان اللہ وبحمدہ، رقم: ۲۷۳۱)

تلاوت قرآن کے قائم مقام:

سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ: " إِنِّي لَا أَسْتَطِيعُ أَنْ آخُذَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْئًا. فَعَلِّمْنِي مَا يُجْزِئُنِي مِنْهُ؟ قَالَ: قُلْ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ. وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

"ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: میں قرآن میں سے کچھ نہیں پڑھ سکتا، اس لیے آپ مجھے کوئی ایسی چیز سکھا دیجیے جو اس کے بدلے مجھے کفایت کرے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ. وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ" کہا کرو۔"

(حسن۔ سنن ابی داؤد للالبانی، ابواب تفریع استفتاح الصلاۃ، باب ما یجزئ الامی والاعجمی من القراءۃ، رقم: ۸۳۲)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اگر کوئی آدمی قرآن پاک کی قرأت نہیں جانتا تو مذکورہ حدیث کے پیش نظر اگر وہ سبحان اللہ اور ذکر کردہ دیگر کلمات پڑھ لے تو قرأت کی جگہ اسے کفایت کر جائیں گے۔

رات کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے معمولات:

سیدنا ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كُنْتُ أَبِيتُ عِنْدَ حُجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ أَسْمَعُهُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ, يَقُولُ: " سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الْهَوِيَّ "ثُمَّ يَقُولُ: "سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ الْهَوِيَّ ".

''میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کمرے کے پاس رات گزارتا تھا، تو میں آپ کو سنتا جب آپ رات کو اٹھتے، تو دیر تک ''سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ'' کہتے، پھر ''سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ'' دیر تک کہتے۔''

(صحیح سنن نسائی للالبانی، کتاب قیام اللیل وتطوع النہار، باب ذکر ما یستفتح به القیام، رقم: ۱۶۱۸)

حضرت شریق الھوزنی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور ان سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو نیند سے بیدار ہوتے تو پہلا عمل کیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا:

لَقَدْ سَأَلْتَنِي عَنْ شَيْءٍ مَا سَأَلَنِي عَنْهُ أَحَدٌ قَبْلَكَ, كَانَ إِذَا هَبَّ مِنَ اللَّيْلِ كَبَّرَ عَشْرًا وَحَمِدَ عَشْرًا, وَقَالَ: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ عَشْرًا, وَقَالَ: سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ عَشْرًا, وَاسْتَغْفَرَ عَشْرًا, وَهَلَّلَ عَشْرًا, ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ ضِيقِ الدُّنْيَا, وَضِيقِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ عَشْرًا, ثُمَّ يَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ

'' تم نے مجھ سے ایسی بات پوچھی، جو تم سے پہلے کسی نے نہیں پوچھی ہے، آپ جب رات کو نیند سے جاگتے تو دس بار ''اَللّٰهُ أَكْبَرُ'' کہتے، دس بار ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ'' کہتے، دس بار ''سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ'' کہتے، دس بار ''سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ'' کہتے، اور دس بار ''اَسْتَغْفِرُ اللهَ'' کہتے،

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اور دس بار "لَا إِلٰهَ إِلَّا الله" کہتے، پھر دس بار "اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنْ ضِيقِ الدُّنْيَا، وَضِيقِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ" اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں دنیا کی تنگی سے اور قیامت کے دن کی تنگی سے" کہتے، پھر نماز شروع کرتے۔"

(حسن صحیح۔ سنن ابی داؤد للالبانی، ابواب النوم، باب مایقول اذا اصبح، رقم: ٥٠٨٥)

معلوم ہوا کہ سبحان اللہ کا کلمہ آپ ﷺ کے دن اور رات کے معمولات میں شامل تھا۔ دن کو بھی آپ ﷺ یہ کلمہ کثرت سے پڑھتے اور رات کو جیسے ہی آپ ﷺ کی آنکھ کھلتی سبحان اللہ، آپ ﷺ کے ورد زباں ہوتا۔

علی و فاطمہ رضی اللہ عنہما کی وصیت:

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُو إِلَيْهِ مَا تَلْقَى فِي يَدِهَا مِنَ الرَّحَى وَبَلَغَهَا أَنَّهُ جَاءَهُ رَقِيقٌ فَلَمْ تُصَادِفْهُ، فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ، فَلَمَّا جَاءَ أَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ. قَالَ: فَجَاءَنَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا، فَذَهَبْنَا نَقُومُ، فَقَالَ: عَلَى مَكَانِكُمَا، فَجَاءَ فَقَعَدَ بَيْنِي وَبَيْنَهَا حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلَى بَطْنِي، فَقَالَ: أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلَى خَيْرٍ مِمَّا سَأَلْتُمَا إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا أَوْ أَوَيْتُمَا إِلَى فِرَاشِكُمَا، فَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَاحْمَدَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَكَبِّرَا أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ، فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ".

"سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں یہ بتانے کے لیے حاضر ہوئیں کہ چکی پینے کی وجہ سے ان کے ہاتھوں میں کتنی تکلیف ہے۔ انہیں معلوم ہوا تھا کہ نبی کریم ﷺ کے پاس کچھ غلام آئے ہیں لیکن نبی کریم ﷺ سے ان کی ملاقات نہ ہو سکی۔ اس لیے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کا ذکر کیا۔ جب آپ ﷺ تشریف لائے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کا تذکرہ کیا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے یہاں تشریف لائے (رات کے وقت) ہم اس وقت اپنے بستروں پر لیٹ چکے تھے ہم نے اٹھنا چاہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم دونوں جس طرح تھے اسی طرح رہو۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے اور فاطمہ کے درمیان بیٹھ گئے۔ میں نے آپ کے قدموں کی ٹھنڈک اپنے پیٹ پر محسوس کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم دونوں نے جو چیز مجھ سے مانگی ہے، کیا میں تمہیں اس سے بہتر ایک بات نہ بتا دوں؟ جب تم (رات کے وقت) اپنے بستر پر لیٹ جاؤ تو ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر پڑھ لیا کرو یہ تمہارے لیے لونڈی غلام سے بہتر ہے۔"

(صحیح بخاری، کتاب النفقات، باب عمل المرأۃ فی بیت زوجہا، رقم:۵۳۶۱)

سبحان اللہ کا کلمہ اگر اللہ اکبر اور الحمد للہ کے ساتھ ملا کر مذکورہ تعداد میں رات کو سونے سے پہلے پڑھ لیا جائے تو اللہ تعالیٰ نیند میں ایسی برکت ڈال دیتے ہیں کہ دن بھر کی تھکاوٹ دور ہو جاتی ہے اور وہ خدام و ملازمین سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔

وہ تم سے آگے نہ بڑھ سکیں گے:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت ہے:

جَاءَ الْفُقَرَاءُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ مِنَ الْأَمْوَالِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلَا وَالنَّعِيمِ الْمُقِيمِ، يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ، وَلَهُمْ فَضْلٌ مِنْ أَمْوَالٍ يَحُجُّونَ بِهَا وَيَعْتَمِرُونَ وَيُجَاهِدُونَ وَيَتَصَدَّقُونَ. قَالَ: " أَلَا أُحَدِّثُكُمْ بِأَمْرٍ إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ أَدْرَكْتُمْ مَنْ سَبَقَكُمْ وَلَمْ يُدْرِكْكُمْ أَحَدٌ بَعْدَكُمْ وَكُنْتُمْ خَيْرَ مَنْ أَنْتُمْ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِ، إِلَّا مَنْ عَمِلَ مِثْلَهُ تُسَبِّحُونَ وَتَحْمَدُونَ وَتُكَبِّرُونَ خَلْفَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ. فَاخْتَلَفْنَا بَيْنَنَا، فَقَالَ: بَعْضُنَا نُسَبِّحُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَنَحْمَدُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَنُكَبِّرُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ، فَرَجَعْتُ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

إِلَيْهِ. فَقَالَ: تَقُولُ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلهِ وَاللهُ أَكْبَرُ حَتَّى يَكُونَ مِنْهُنَّ كُلِّهِنَّ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ".

"نادار لوگ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ امیر و رئیس لوگ بلند درجات اور ہمیشہ رہنے والی جنت حاصل کر چکے حالانکہ جس طرح ہم نماز پڑھتے ہیں وہ بھی پڑھتے ہیں اور جیسے ہم روزے رکھتے ہیں وہ بھی رکھتے ہیں لیکن مال و دولت کی وجہ سے انہیں ہم پر فوقیت حاصل ہے کہ اس کی وجہ سے وہ حج کرتے ہیں۔ عمرہ کرتے ہیں۔ جہاد کرتے ہیں اور صدقے دیتے ہیں (اور ہم محتاجی کی وجہ سے ان کاموں کو نہیں کر پاتے) اس پر آپ نے فرمایا کہ میں تمہیں ایک ایسا عمل بتاتا ہوں کہ اگر تم اس کی پابندی کرو گے تو جو لوگ تم سے آگے بڑھ چکے ہیں انہیں تم پالو گے اور تمہارے مرتبہ تک پھر کوئی نہیں پہنچ سکتا اور تم سب سے اچھے ہو جاؤ گے ہاں ان کے علاوہ جو یہی عمل شروع کر دیں ہر نماز کے بعد تینتیس تینتیس مرتبہ تسبیح "سبحان الله"، تحمید "الحمد لله"، تکبیر "الله أكبر" کہا کرو۔ پھر ہم میں اختلاف ہو گیا کسی نے کہا کہ ہم تسبیح "سبحان الله" تینتیس مرتبہ، تحمید "الحمد لله" تینتیس مرتبہ اور تکبیر "الله أكبر" چونتیس مرتبہ کہیں گے۔ میں نے اس پر آپ ﷺ سے دوبارہ معلوم کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ "سبحان الله"، "الحمد لله" اور "الله أكبر" یہاں تک کہ ہر ایک ان میں سے تینتیس مرتبہ ہو جائے۔"

(صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب الذکر بعد الصلاۃ، رقم: ۸۴۳)

سبحان اللہ کا کلمہ اگر الحمد للہ اور اللہ اکبر کے ساتھ ملا کر نمازوں کے بعد مذکورہ تعداد میں پڑھا جائے اور بندہ اسے اپنا معمول بنا لے تو اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے والوں کا مقام بنا مال خرچ کئے پالیتا ہے۔

سمندر کی جھاگ کے برابر بھی گناہ ہوں تو:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَحَمِدَ اللّٰهَ ثَلَاثًا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وَثَلَاثِيْنَ، وَ كَبَّرَ اللهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ، فَتِلْكَ تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ، وَقَالَ تَمَامَ الْمِائَةِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ

''جو ہر نماز کے بعد سبحان اللہ ۳۳ بار اور الحمد للہ ۳۳ بار اور اللہ اکبر ۳۳ بار کہے تو یہ ننانوے کلمے ہوں گے اور سو کا عدد پورا کرنے کیلئے یوں کرے کہ ایک بار ''لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ'' پڑھے یعنی (کوئی معبود عبادت کے لائق نہیں مگر اللہ، اکیلا ہے وہ، اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کی ہے سلطنت اور اسی کیلئے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے) تو اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اگر چہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔'' (صحیح مسلم۔ کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب استحباب الذکر بعد الصلاۃ، رقم: ۵۹۷)

سبحان اللہ، الحمد للہ اور اللہ اکبر کا کس قدر بلند مقام ہے کہ ان کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ گناہوں کی تاریکیوں کو کافور کر دیتا ہے۔

عصیاں سے کبھی ہم نے کنارہ نہ کیا
مگر تو نے دل آزردہ کبھی ہمارا نہ کیا
ہم نے تو کی جہنم میں جانے کی تدبیر بہت
مگر تو نے کبھی دل آزردہ ہمارا نہ کیا

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

سبحان اللہ کہنے کے مقامات

ذیل میں ان مقامات کا ذکر کیا جارہا ہے جہاں آپ ﷺ نے سبحان اللہ کہنے کا حکم ارشاد فرمایا، یا خود سبحان اللہ کہا اسی طرح ان مقامات کا بھی ذکر ہوگا جہاں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سبحان اللہ کہا۔

نماز میں کسی امر پر مطلع کرنے کیلئے:

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ کو یہ خبر پہنچی کہ قباء کے قبیلہ بنو عمرو بن عوف میں کوئی جھگڑا ہوگیا ہے۔ اس لیے آپ ﷺ کئی اصحاب کو ساتھ لے کر ان میں صلح کرانے کے لیے تشریف لے گئے۔ وہاں آپ ﷺ لوگوں میں صلح وصفائی کے لیے ٹھہر گئے۔ ادھر نماز کا وقت ہوگیا تو سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نہیں آئے اور نماز کا وقت ہوگیا ہے تو کیا آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں گے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہاں اگر تم چاہتے ہو تو پڑھا دوں گا۔ چنانچہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے تکبیر کہی اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ آگے بڑھ گئے اتنے میں رسول اللہ ﷺ بھی تشریف لے آئے اور صفوں سے گزرتے ہوئے آپ ﷺ پہلی صف میں آ کھڑے ہوئے، لوگوں نے ہاتھ پر ہاتھ مارنے شروع کر دیئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز میں کسی طرف متوجہ نہیں ہوتے تھے۔ لیکن جب لوگوں نے بہت تالیاں بجائیں تو انہوں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے اشارہ سے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کے لیے کہا۔ اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور پھر الٹے پاؤں پیچھے کی طرف چلے آئے اور صف میں کھڑے ہوگئے اور رسول اللہ ﷺ نے آگے بڑھ کر نماز پڑھائی۔

نماز سے فارغ ہوکر آپ ﷺ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَا لَكُمْ حِينَ نَابَكُمْ شَيْءٌ فِي الصَّلَاةِ أَخَذْتُمْ بِالتَّصْفِيحِ، إِنَّمَا التَّصْفِيحُ لِلنِّسَاءِ مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَقُلْ سُبْحَانَ اللهِ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ لِلنَّاسِ حِينَ أَشَرْتُ إِلَيْكَ؟ قَالَ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

أَبُو بَكْرٍ: مَا كَانَ يَنْبَغِي لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ".

''لوگو! کیا بات ہے کہ جب نماز میں کوئی بات پیش آتی ہے تو تم تالیاں بجانے لگتے ہو۔ یہ عمل تو عورتوں کے لیے ہے۔ تمہیں اگر نماز میں کوئی امر پیش آئے تو ''سبحان اللہ'' کہا کرو۔ اس کے بعد آپ ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ ابوبکر! میرے کہنے کے باوجود تم نے نماز کیوں نہیں پڑھائی؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ابوقحافہ کے بیٹے کو زیب نہیں دیتا کہ رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں نماز پڑھائے۔''

(صحیح بخاری، ابواب العمل فی الصلاۃ، باب رفع الایدی فی الصلاۃ لامر ینزل بہ، رقم: ۱۲۱۸)

معلوم ہوا کہ مرد حضرات دوران نماز امام کو کسی امر پر مطلع کرنے کیلئے سبحان اللہ کہیں گے۔ اس کی ایک مثال سنن ابی داؤد میں موجود ہے۔ سیدنا زیاد بن علاقہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

صَلَّى بِنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَنَهَضَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ، قُلْنَا: سُبْحَانَ اللهِ، قَالَ: سُبْحَانَ اللهِ، وَمَضَى، فَلَمَّا أَتَمَّ صَلَاتَهُ وَسَلَّمَ " سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ " فَلَمَّا انْصَرَفَ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ كَمَا صَنَعْتُ.

''سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز پڑھائی، وہ دو رکعتیں پڑھ کر کھڑے ہو گئے، ہم نے ''سبحان اللہ'' کہا، انہوں نے بھی "سبحان اللہ" کہا اور نماز پڑھتے رہے، اور جب انہوں نے اپنی نماز پوری کر لی اور سلام پھیر دیا تو سہو کے دو سجدے کئے، پھر جب نماز سے فارغ ہو کر پلٹے تو کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسے ہی کرتے دیکھا ہے۔'' (صحیح سنن ابی داؤد للالبانی، تفریع ابواب الرکوع والسجود، باب من نسی أن یتشہد وہو جالس، رقم: ۱۰۳۷)

پس امام کی بھول پر اسے سبحان اللہ بول کر اطلاع دی جائے گی۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کسی بھاری کلمہ کے جواب میں:

سیدنا حنظلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں:

لَقِيَنِي أَبُو بَكْرٍ، فَقَالَ: كَيْفَ أَنْتَ يَا حَنْظَلَةُ؟، قَالَ: قُلْتُ: نَافَقَ حَنْظَلَةُ، قَالَ: سُبْحَانَ اللهِ مَا تَقُولُ؟، قَالَ: قُلْتُ: نَكُونُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ حَتَّى كَأَنَّا رَأْيُ عَيْنٍ، فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ، فَنَسِينَا كَثِيرًا، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَوَاللهِ إِنَّا لَنَلْقَى مِثْلَ هَذَا، فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قُلْتُ: نَافَقَ حَنْظَلَةُ يَا رَسُولَ اللهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَمَا ذَاكَ؟"، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ نَكُونُ عِنْدَكَ تُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ حَتَّى كَأَنَّا رَأْيُ عَيْنٍ، فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِينَا كَثِيرًا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنْ لَوْ تَدُومُونَ عَلَى مَا تَكُونُونَ عِنْدِي، وَفِي الذِّكْرِ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ عَلَى فُرُشِكُمْ وَفِي طُرُقِكُمْ، وَلَكِنْ يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَسَاعَةً ثَلَاثَ مَرَّاتٍ".

''سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ مجھ سے ملے اور پوچھا: اے حنظلہ! آپ کیسے ہیں؟ میں نے کہا: حنظلہ تو منافق ہوگیا۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: سبحان اللہ! آپ کیا کہتے ہے؟ میں نے کہا: جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں دوزخ اور جنت کی یاد دلاتے ہیں گویا وہ دونوں ہماری آنکھ کے سامنے ہیں، پھر جب ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے واپس آ جاتے ہیں بیوی بچوں اور کاروبار میں مصروف ہو جاتے ہیں تو بہت کچھ بھول جاتے ہیں۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم ہمارا بھی یہی حال ہے، پھر میں اور

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ دونوں چلے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! حنظلہ منافق ہو گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "آپ کا کیا مطلب ہے؟" میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم آپ کے پاس ہوتے ہیں تو آپ ہمیں دوزخ اور جنت کی یاد دلاتے ہیں گویا دونوں ہماری آنکھ کے سامنے ہیں، پھر جب ہم آپ کے پاس سے چلے جاتے ہیں بیوی بچوں اور دیگر کاموں میں مشغول ہو جاتے ہیں تو کئی باتیں بھول جاتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تمہاری مسلسل یہی کیفیت رہے جس طرح میرے پاس رہتے ہو اور یاد الٰہی میں رہو تو فرشتے تم سے مصافحہ کریں تمہارے بستروں پر اور تمہاری راہوں میں۔ لیکن اے حنظلہ! کبھی کوئی کیفیت ہوتی ہے اور کبھی کوئی کیفیت۔" تین مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا۔"

(صحیح مسلم، کتاب التوبۃ، باب فضل دوام الذکر والفکر فی امور الآخرۃ، رقم: ۲۷۵۰)

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جب سیدنا حنظلہ رضی اللہ عنہ سے یہ کلمہ سنا کہ "حنظلہ منافق ہو گیا" تو انہیں حیرت ہوئی اس لئے کہ یہ بہت بھاری کلمہ تھا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اکثر نفاق سے اللہ کی پناہ مانگا کرتے تھے پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے منہ سے فوراً نکلا سُبْحَانَ اللهِ مَاتَقُوْلُ......؟ (سبحان اللہ (حنظلہ) تم کیا کہہ رہے ہو؟) دین وعقیدہ سے متصادم کوئی کلمہ سن کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فوری سبحان اللہ کہتے۔ مطلب یہ ہوتا کہ اللہ پاک ہے اور وہ تجھے اس برے عمل سے بچائے۔ ایسی ہی ایک مثال ترمذی کی حدیث میں موجود ہے۔

سیدنا ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَرَجَ إِلَى خَيْبَرَ، مَرَّ بِشَجَرَةٍ لِلْمُشْرِكِينَ، يُقَالُ لَهَا: ذَاتُ أَنْوَاطٍ، يُعَلِّقُونَ عَلَيْهَا أَسْلِحَتَهُمْ. فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، اجْعَلْ لَنَا ذَاتَ أَنْوَاطٍ كَمَا لَهُمْ ذَاتُ أَنْوَاطٍ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "سُبْحَانَ اللهِ، هٰذَا كَمَا قَالَ قَوْمُ مُوسَى: اجْعَلْ لَنَا إِلٰهًا كَمَا لَهُمْ آلِهَةٌ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَرْكَبُنَّ سُنَّةَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ "

''جب رسول اللہ ﷺ حنین کے لیے نکلے تو آپ کا گزر مشرکین کے ایک درخت کے پاس سے ہوا جسے ذات انواط کہا جاتا تھا، اس درخت پر مشرکین اپنے ہتھیار لٹکاتے تھے ۔صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہمارے لیے بھی ایک ذات انواط مقرر فرما دیجئے جیسا کہ مشرکین کا ایک ذات انواط ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "سبحان اللہ! یہ تو وہی بات ہے جو موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے کہی تھی کہ ہمارے لیے بھی معبود بنا دیجئے جیسا ان مشرکوں کے لیے ہے، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم گزشتہ امتوں کی پوری پوری پیروی کرو گے۔''

(صحیح ۔سنن ترمذی للالبانی، ابواب الفتن، باب ماجاء لترکبن سنن من کان قبلکم ،رقم: ۲۱۸۰)

آپ ﷺ کی ہمراہی میں جانے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مشرکین کو دیکھ کر اُن ہی کی طرح کسی درخت کو اپنے لئے متبرک ٹھہرانے کی خواہش کا اظہار کرنا مشرکین سے مشابہت کے ساتھ ساتھ مشرکانہ طرز عمل بھی تھا پس آپ ﷺ نے فوری کہا سبحان اللہ یہ تو ویسی ہی بات ہے جیسی موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے کہی تھی آپ ﷺ کے یہاں سبحان اللہ کہنے کا مطلب یہی تھا کہ اللہ پاک ہے اور وہ تمہیں اس مشرکانہ طرز عمل سے بچائے۔

لایعنی سوال کے جواب میں:

کسی لایعنی سوال کا جواب بھی سبحان اللہ سے دیا جا سکتا ہے حضرت حمید رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ مکہ تشریف لائے تو فقہاء مکہ نے مجھ سے کہا تم ان سے درخواست کرو کہ وہ ہمارے لئے ایک دینی نشست کیلئے وقت نکالیں اور وعظ فرمائیں ۔حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ راضی ہو گئے لوگ اکٹھے ہوئے اور انہوں نے خطاب شروع کیا۔میں نے ان سے بڑا خطیب نہیں دیکھا، ایک شخص نے ان سے سوال کیا۔اے ابو سعید! شیطان کو کس نے پیدا کیا؟ تو انہوں نے جواب میں کہا:

سُبْحَانَ اللهِ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللهِ ! خَلَقَ اللهُ الشَّيْطَانَ وَخَلَقَ الْخَيْرَ وَخَلَقَ الشَّرَّ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''سبحان اللہ! کیا اللہ کے سوا کوئی اور خالق ہے؟ اللہ نے شیطان کو پیدا کیا اور اسی نے خیر کو پیدا کیا، اور شر کو پیدا کیا۔'' (صحیح اغیرہ۔ سنن ابی داؤد للالبانی، کتاب السنۃ، باب لزوم السنۃ، رقم: ۴۶۱۸)

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کے سبحان اللہ کہنے کا مطلب تھا اللہ پاک ہے اور وہ تجھے ایسے فاسد خیالات اور سوالات سے بچائے۔

کسی چیز کی کثرت دیکھ کر:

ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَزِعًا، يَقُولُ: سُبْحَانَ اللهِ، مَاذَا أَنْزَلَ اللهُ مِنَ الْخَزَائِنِ، وَمَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْفِتَنِ، مَنْ يُوقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ، يُرِيدُ أَزْوَاجَهُ لِكَيْ يُصَلِّينَ، رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ فِي الْآخِرَةِ

''ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھبرائے ہوئے بیدار ہوئے اور فرمایا سبحان اللہ تعالیٰ نے کتنے ہی خزانے نازل فرمائے ہیں اور کتنے فتنے اتارے ہیں ان حجرہ والیوں کو کوئی بیدار کرے آپ کی مراد ازواج مطہرات تھیں تاکہ یہ نماز پڑھیں۔ بہت سی عورتیں دنیا میں کپڑے پہنے والیاں آخرت میں ننگی ہوں گی۔'' (صحیح بخاری۔ کتاب الفتن، باب لایاتی زمان الاالذی بعدہ شرمنہ، رقم: ۷۰۶۹)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نازل ہونے والے خزانوں کی کثرت کو دیکھ کر سبحان اللہ کہا اور ازواج مطہرات کیلئے اس خواہش کا اظہار کیا کہ وہ اگر جاگ رہی ہوتیں تو تہجد کی ادائیگی اور گریہ زاری و دعا سے ان خزانوں کو سمیٹ لیتیں اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ تہجد کی ادائیگی اللہ کے خزانوں تک رسائی میں معاون ہے اور فتنوں سے بچاؤ کا ذریعہ ہے۔

تعجب کے موقع پر:

کسی تعجب والے امر پر سبحان اللہ کا کلمہ بولا جا سکتا ہے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز ہمیں صبح کی نماز پڑھائی اور لوگوں کی

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

طرف متوجہ ہو کر فرمایا:

"بَيْنَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَقَرَةً إِذْ رَكِبَهَا فَضَرَبَهَا. فَقَالَتْ: إِنَّا لَمْ نُخْلَقْ لِهَذَا إِنَّمَا خُلِقْنَا لِلْحَرْثِ. فَقَالَ: النَّاسُ سُبْحَانَ اللهِ بَقَرَةٌ تَكَلَّمُ. فَقَالَ: فَإِنِّي أُومِنُ بِهَذَا أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَا هُمَا ثَمَّ وَبَيْنَمَا رَجُلٌ فِي غَنَمِهِ إِذْ عَدَا الذِّئْبُ فَذَهَبَ مِنْهَا بِشَاةٍ فَطَلَبَ حَتَّى كَأَنَّهُ اسْتَنْقَذَهَا مِنْهُ. فَقَالَ لَهُ: الذِّئْبُ هَذَا اسْتَنْقَذْتَهَا مِنِّي فَمَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لَا رَاعِيَ لَهَا غَيْرِي. فَقَالَ: النَّاسُ سُبْحَانَ اللهِ ذِئْبٌ يَتَكَلَّمُ. قَالَ: فَإِنِّي أُومِنُ بِهَذَا أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَا هُمَا ثَمَّ"

"ایک شخص (بنی اسرائیل کا) اپنی گائے ہانکے لیے جا رہا تھا کہ وہ اس پر سوار ہو گیا اور پھر اسے مارا۔ اس گائے نے (بقدرت الٰہی) کہا کہ ہم جانور سواری کے لیے نہیں پیدا کئے گئے۔ ہماری پیدائش تو کھیتی کے لیے ہوئی ہے۔" لوگوں نے کہا سبحان اللہ! گائے بات کرتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں اس بات پر ایمان لاتا ہوں اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما بھی۔ حالانکہ وہ دونوں وہاں موجود بھی نہیں تھے۔ اسی طرح ایک شخص اپنی بکریاں چرا رہا تھا کہ ایک بھیڑیا آیا اور ریوڑ میں سے ایک بکری اٹھا کر لے جانے لگا۔ ریوڑ والا دوڑا اور اس نے بکری کو بھیڑیے سے چھڑا لیا۔ اس پر بھیڑیا (بقدرت الٰہی) بولا، آج تم نے مجھ سے اسے چھڑا لیا لیکن درندوں والے دن میں (قرب قیامت) اسے کون بچائے گا جس دن میرے سوا اور کوئی اس کا چرواہا نہ ہوگا؟ لوگوں نے کہا، سبحان اللہ! بھیڑیا باتیں کرتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

"میں اس بات پر ایمان لایا اور ابوبکر و عمر بھی حالانکہ وہ دونوں اس وقت وہاں موجود نہ تھے۔"

(صحیح بخاری۔ کتاب احادیث الانبیاء، باب حدیث الغار، رقم: ۳۴۷۱)

مسلم میں لوگوں کے سبحان اللہ کہنے کی وجہ ان الفاظ میں بیان ہوئی ہے:

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ تَعَجُّبًا وَفَزَعًا أَبَقَرَةٌ تَكَلَّمُ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَإِنِّي أُومِنُ بِهِ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ

''لوگوں نے تعجب اور گھبراہٹ میں سبحان اللہ کہا، اور کہا: گائے بات کرتی ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں اس بات پر ایمان لایا اور ابوبکر اور عمر بھی ایمان لائے۔''

(صحیح مسلم۔ کتاب فضائل الصحابۃ رضی اللہ عنہم، باب من فضائل ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ، رقم: ۲۳۸۸)

معلوم ہوا کہ تعجب کے موقع پر بھی سبحان اللہ کا کلمہ بولا جا سکتا ہے اور گھبراہٹ کے موقع پر بھی۔

لاعلمی پر مطلع کرنے کیلئے:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

لَقِيَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا جُنُبٌ، فَأَخَذَ بِيَدِي فَمَشَيْتُ مَعَهُ حَتَّى قَعَدَ، فَانْسَلَلْتُ فَأَتَيْتُ الرَّحْلَ فَاغْتَسَلْتُ، ثُمَّ جِئْتُ وَهُوَ قَاعِدٌ، فَقَالَ: أَيْنَ كُنْتَ يَا أَبَا هِرٍّ؟ فَقُلْتُ لَهُ: فَقَالَ: "سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا أَبَا هِرٍّ، إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ".

''میری ملاقات رسول اللہ ﷺ سے ہوئی۔ اس وقت میں جُنبی تھا۔ آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور میں آپ ﷺ کے ساتھ چلنے لگا۔ آخر آپ ﷺ ایک جگہ بیٹھ گئے اور میں آہستہ سے اپنے گھر آیا اور غسل کر کے حاضر خدمت ہوا۔ آپ ﷺ ابھی بیٹھے ہوئے تھے، آپ ﷺ نے دریافت فرمایا اے ابوہریرہ! کہاں چلے گئے تھے؟ میں نے واقعہ بیان کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا سبحان اللہ! مومن تو نجس نہیں ہوتا۔''

(صحیح بخاری۔ کتاب الغسل، باب الجنب یخرج ویمشی فی السوق، رقم: ۲۸۵)

آپ ﷺ نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو ان کی لاعلمی پر مطلع کرتے ہوئے فرمایا ''سبحان اللہ مومن نجس نہیں ہوتا یعنی مومن عقیدۃً پاک رہتا ہے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

غلط طرز عمل پر حیرانی کا اظہار:

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قبیلہ ثقیف کے لوگوں نے لوٹ مار کی جس کے نتیجہ عضباء نامی اونٹنی ان کے قبضہ میں چلی گئی اور کچھ افراد بھی انہوں نے قیدی بنا لئے۔ قیدیوں میں ایک انصاری عورت بھی تھی۔ ایک رات وہ عورت موقع پا کر بھاگ نکلی اور اونٹوں کے پاس آئی وہ جس اونٹ کے پاس جاتی وہ آواز کرتا وہ اس کو چھوڑ دیتی یہاں تک کہ وہ عضباء کے پاس آئی اس کی پیٹھ پر بیٹھ کر اس نے اسے ڈانٹا تو وہ سبک رفتاری سے چل پڑی۔ اتنے میں کافروں کو خبر ہو گئی وہ اس کے پیچھے چل پڑے لیکن عضباء نے اپنی رفتار سے ان کو تھکا دیا۔ دوران سفر عورت نے یہ نذر مان لی کہ اگر عضباء اسے بچالے جائے تو وہ اس کی قربانی کر دے گی۔ چنانچہ جب وہ عورت مدینہ میں آئی اور لوگوں نے اسے دیکھا تو کہا یہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی عضباء ہے۔ وہ عورت بولی: میں نے نذر مانی ہے کہ اگر عضباء پر اللہ تعالیٰ مجھے نجات دیدے تو میں اس کو نحر کر دوں گی۔ یہ سن کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس واقعہ کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعجب سے فرمایا:

سُبْحَانَ اللهِ بِئْسَمَا جَزَتْهَا نَذَرَتْ لِلّٰهِ إِنْ نَجَّاهَا اللهُ عَلَيْهَا لَتَنْحَرَنَّهَا، لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِي مَعْصِيَةٍ، وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ الْعَبْدُ"

"سبحان اللہ! کیا برا بدلہ دیا اس عورت نے عضبا کو (یعنی عضبا نے تو اس کی جان بچائی اور وہ عضبا کی جان لینا چاہتی ہے) اس نے نذر مانی کہ اگر اللہ تعالیٰ عضبا کی پیٹھ پر اس کو نجات دے تو وہ عضبا ہی کی قربانی کرے گی۔ جو نذر گناہ کے لیے کی جائے وہ پوری نہ کی جائے اور نہ وہ نذر جس کا انسان مالک نہیں۔"

(صحیح مسلم، کتاب النذر، باب لا وفاء لنذر فی معصیۃ اللہ ولا فیما لا یملک العبد، رقم:۱۶۴۱)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون کے غلط طرز عمل پر حیرانی کے اظہار میں "سبحان اللہ" کا کلمہ بولا کہ جس اونٹنی کی وجہ سے وہ دشمن کے نرغہ سے نکلی، اسے تھپکی دینے کی بجائے اس نے اس کی جان لینے کا فیصلہ کر لیا اس پر مستزاد یہ کہ وہ اونٹنی بھی اس کی ملکیت نہیں بلکہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ کی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کس قدر برا بدلہ ہے'' کہ اونٹنی کا تو اس پر احسان ہے اور وہ بدلہ میں محسن کو قتل کرنا چاہتی ہے۔

ترحم کیلئے:

ازراہِ ترحم اور شفقت بھی سبحان اللہ کا کلمہ بولا جا سکتا ہے۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَدْ خَفَتَ فَصَارَ مِثْلَ الْفَرْخِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " هَلْ كُنْتَ تَدْعُو بِشَيْءٍ أَوْ تَسْأَلُهُ إِيَّاهُ؟ " قَالَ: نَعَمْ، كُنْتُ أَقُولُ اللَّهُمَّ مَا كُنْتَ مُعَاقِبِي بِهِ فِي الْآخِرَةِ فَعَجِّلْهُ لِي فِي الدُّنْيَا. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " سُبْحَانَ اللهِ لَا تُطِيقُهُ أَوْ لَا تَسْتَطِيعُهُ أَفَلَا قُلْتَ: اللَّهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ". قَالَ: فَدَعَا اللهَ لَهُ فَشَفَاهُ.

''رسول اللہ ﷺ نے ایک مسلمان کی عیادت کی جو بیماری سے چوزے کی طرح ہو گیا (یعنی بہت ضعیف اور ناتواں ہو گیا تھا) آپ ﷺ نے اس سے پوچھا ''تو کچھ دعا کیا کرتا تھا یا اللہ تعالیٰ سے کچھ سوال کیا کرتا تھا؟'' وہ بولا: ہاں میں یہ کہا کرتا تھا: یا اللہ! جو تو مجھے آخرت میں عذاب دینے والا ہے وہ دنیا میں ہی دے دے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سبحان اللہ! تجھے اتنی طاقت کہاں ہے کہ (دنیا میں) اللہ کا عذاب اٹھا سکے تو نے یہ کیوں نہیں کہا: ''اللَّهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ'' اے اللہ! مجھے دنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی دے اور مجھے بچا لے جہنم کے عذاب سے، پھر آپ ﷺ نے اس کے لیے دعا کی اللہ تعالیٰ نے اسے شفا عطا کر دی۔''

(صحیح مسلم۔ کتاب العلم، باب کراہۃ الدعاء بتعجیل العقوبۃ فی الدنیا، رقم: ۲۶۸۸)

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ نے اس آدمی کی کمزور حالت اور اس کے سادگی میں کہے جانے والے کلمات کے پیش نظر ازراہِ شفقت یہ فرمایا: سبحان اللہ تم آخرت کی سزا کو دنیا میں جھیلنے کی طاقت نہیں رکھتے ہو۔ اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ بندے کو دنیا اور آخرت کی بھلائی وکامیابی کی دعا مانگنی چاہیے۔ سزا اور مصیبت جھیلنے کی دعا نہ مانگے۔ یہی درس رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً میں دیا گیا ہے۔

اور یہ بھی پتا چلا کہ ازراہِ شفقت سبحان اللہ کہنا درست ہے۔ اس ضمن میں چند اور روایات ملاحظہ فرمائیں۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي فِي غَزْوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ فَأَصَابَ رَجُلٌ امْرَأَةَ رَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَحَلَفَ أَنْ لَا أَنْتَهِيَ حَتَّى أُهَرِيقَ دَمًا فِي أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ فَخَرَجَ يَتْبَعُ أَثَرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْزِلًا. فَقَالَ: مَنْ رَجُلٌ يَكْلَؤُنَا؛ فَانْتَدَبَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَرَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ. فَقَالَ: كُونَا بِفَمِ الشِّعْبِ. قَالَ: فَلَمَّا خَرَجَ الرَّجُلَانِ إِلَى فَمِ الشِّعْبِ اضْطَجَعَ الْمُهَاجِرِيُّ وَقَامَ الْأَنْصَارِيُّ يُصَلِّي وَأَتَى الرَّجُلُ فَلَمَّا رَأَى شَخْصَهُ عَرَفَ أَنَّهُ رَبِيئَةٌ لِلْقَوْمِ. فَرَمَاهُ بِسَهْمٍ فَوَضَعَهُ فِيهِ فَنَزَعَهُ حَتَّى رَمَاهُ بِثَلَاثَةِ أَسْهُمٍ. ثُمَّ رَكَعَ وَسَجَدَ ثُمَّ انْتَبَهَ صَاحِبُهُ فَلَمَّا عَرَفَ أَنَّهُمْ قَدْ نَذِرُوا بِهِ هَرَبَ. وَلَمَّا رَأَى الْمُهَاجِرِيُّ مَا بِالْأَنْصَارِيِّ مِنَ الدَّمِ. قَالَ: سُبْحَانَ اللهِ أَلَا أَنْبَهْتَنِي أَوَّلَ مَا رَمَى؟ قَالَ: كُنْتُ فِي سُورَةٍ أَقْرَؤُهَا فَلَمْ أُحِبَّ أَنْ أَقْطَعَهَا".

''ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ ذات الرقاع میں نکلے، تو ایک مسلمان نے کسی مشرک کی عورت کو قتل کر دیا، اس مشرک نے قسم اٹھائی کہ جب تک میں محمد ﷺ کے اصحاب میں سے کسی کا خون نہ بہا دوں رُک نہیں سکتا،

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ وہ (اسی تلاش میں) نکلا اور نبی اکرم ﷺ کے نقش قدم ڈھونڈتے ہوئے آپ کے پیچھے پیچھے چلا، نبی اکرم ﷺ ایک منزل میں اترے، اور فرمایا: "ہماری حفاظت کون کرے گا؟"، تو ایک مہاجر اور ایک انصاری اس مہم کے لیے مستعد ہوئے، آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: "تم دونوں گھاٹی کے سرے پر رہو"، جب دونوں گھاٹی کے سرے کی طرف چلے (اور وہاں پہنچے تو انہوں نے طے کیا کہ باری باری پہرہ دیں گے) پس مہاجر (صحابی) لیٹ گئے، اور انصاری کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے (اور ساتھ ساتھ پہرہ بھی دیتے رہے، دوران نماز اچانک)، وہ مشرک آیا، جب اس نے (دور سے) اس انصاری کے جسم کو دیکھا تو پہچان لیا کہ یہی قوم کا محافظ ونگہبان ہے، اس کافر نے تیر چلایا، جو انہیں لگا، تو انہوں نے اسے نکالا (اور نماز میں مشغول رہے)، یہاں تک کہ اس نے انہیں تین تیر مارے، پھر انہوں نے رکوع اور سجدہ کیا، پھر اپنے مہاجر ساتھی کو جگایا، جب اسے معلوم ہوا کہ یہ لوگ ہوشیار اور چوکنا ہو گئے ہیں، تو بھاگ گیا، جب مہاجر نے انصاری کا خون دیکھا تو کہا: سبحان اللہ! آپ نے پہلے ہی تیر میں مجھے کیوں نہیں بیدار کیا؟ تو انصاری نے کہا: میں (نماز میں قرآن کی) ایک سورۃ پڑھ رہا تھا، مجھے یہ اچھا نہیں لگا کہ میں اسے بند کروں۔"

(حسن۔ سنن ابی داؤد للالبانی، کتاب الطہارۃ، باب الوضوء من الدم، رقم:۱۹۸)

انصاری کے جسم سے بہتا خون اور اس کی حالت زار کو دیکھ کر مہاجر نے ازراہِ شفقت وترحم کہا: سبحان اللہ تم مجھے اطلاع تو دے دیتے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

لَبَّيْنَا بِالْحَجِّ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِسَرِفَ حِضْتُ، فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي، فَقَالَ: "مَا يُبْكِيكِ يَا عَائِشَةُ؟" فَقُلْتُ: حِضْتُ، لَيْتَنِي لَمْ أَكُنْ حَجَجْتُ، فَقَالَ: "سُبْحَانَ اللهِ! إِنَّمَا ذَلِكَ شَيْءٌ كَتَبَهُ اللهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ". فَقَالَ: "انْسُكِي الْمَنَاسِكَ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كُلَّهَا غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ"

''ہم نے حج کا تلبیہ پڑھا یہاں تک کہ جب ہم مقام سرف میں پہنچے تو مجھے حیض آ گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں رو رہی تھی، آپ نے پوچھا: "عائشہ! تم کیوں رو رہی ہو؟"، میں نے کہا: مجھے حیض آ گیا کاش میں نے (امسال) حج کا ارادہ نہ کیا ہوتا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "سُبْحَانَ اللّٰهِ! یہ تو بس ایسی چیز ہے جو اللہ نے آدم کی بیٹیوں کے واسطے لکھ دی ہے"، پھر فرمایا: "تم حج کے تمام مناسک ادا کرو البتہ تم بیت اللہ کا طواف نہ کرو"۔'' (صحیح سنن ابی داؤد للالبانی، کتاب الحج، باب فی افراد الحج، رقم:۱۷۸۲)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ازراہِ ترحم سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کیلئے یہ کلمات استعمال فرمائے ''سبحان اللہ'' یہ چیز تو بنات آدم پر لکھ دی گئی ہے۔'' یعنی پریشان مت ہو۔ یہ ایک ایسا امر ہے جس میں تم اکیلی نہیں بلکہ سب بنات آدم مبتلا ہیں۔

غیر متوقع طرز عمل پر:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

أَنَّ أُخْتَ الرُّبَيِّعِ أُمَّ حَارِثَةَ جَرَحَتْ إِنْسَانًا، فَاخْتَصَمُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْقِصَاصَ الْقِصَاصَ، فَقَالَتْ أُمُّ الرَّبِيعِ: يَا رَسُولَ اللهِ أَيُقْتَصُّ مِنْ فُلَانَةَ وَاللهِ لَا يُقْتَصُّ مِنْهَا. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سُبْحَانَ اللهِ يَا أُمَّ الرَّبِيعِ الْقِصَاصُ كِتَابُ اللهِ، قَالَتْ: لَا وَاللهِ لَا يُقْتَصُّ مِنْهَا أَبَدًا. قَالَ: فَمَا زَالَتْ حَتَّى قَبِلُوا الدِّيَةَ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ".

''سیدہ ام حارثہ رضی اللہ عنہا ربیع کی بہن نے (جو سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی پھوپھی تھیں) ایک آدمی کو زخمی کر دیا۔ (اس کا دانت توڑ ڈالا) پھر وہ جھگڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قصاص لیا جائے گا۔ قصاص لیا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جائے گا۔" ام ربیع نے کہا: یارسول اللہ! کیا فلاں سے قصاص لیا جائے گا؟ (یعنی ام حارثہ سے) اللہ کی قسم! اس سے قصاص نہیں لیا جائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "سبحان اللہ! اے ام ربیع! اللہ کی کتاب قصاص کا حکم دیتی ہے۔" ام ربیع نے کہا: نہیں اللہ کی قسم! اس سے کبھی قصاص نہیں لیا جائے گا۔ پھر اُم ربیع یہی کہتی رہی۔ یہاں تک کہ جس کا دانت ٹوٹا تھا، اس کے کنبے والے دیت لینے پر راضی ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بعض بندے اللہ تعالیٰ کے ایسے ہیں کہ اگر اس کے بھروسے پر قسم اُٹھالیں تو اللہ ان کو پورا کر دیتا ہے۔"

(صحیح مسلم، کتاب القسامۃ، باب اثبات القصاص فی الاسنان وما فی معناہا، رقم:۱۶۷۵)

کتاب اللہ نے قصاص کا حکم دیا ہے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جھگڑے کی نوعیت کو دیکھ کر اور اس کے تمام پہلوؤں کا جائزہ لینے کے بعد قصاص کا حکم دے دیا تو ام الربیع کا اس پر ردعمل انتہائی غیر متوقع تھا۔ اس لئے کہ عدالتی حکم جاری ہو جانے کے بعد اس پر قسم اٹھا کے یوں کہنا کہ یہ حکم نافذ نہیں ہوگا ایک متعجب طرز عمل ہے۔ اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سبحان اللہ! ام الربیع کتاب اللہ نے تو قصاص کا حکم دیا ہے۔

مشن کی تکمیل پر:

سورۂ نصر میں جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے مشن کی تکمیل کی خوشخبری دے دی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو باری تعالیٰ کی طرف سے یہ ارشاد ہوا کہ اب آپ کثرت سے اللہ کی تسبیح وتحمید کریں۔ چنانچہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ: "سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ. قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا هٰذِهِ الْكَلِمَاتُ الَّتِي أَرَاكَ أَحْدَثْتَهَا، تَقُولُهَا؟ قَالَ: جُعِلَتْ لِي عَلَامَةٌ فِي أُمَّتِي، إِذَا رَأَيْتُهَا قُلْتُهَا، إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللهِ وَالْفَتْحُ سورة النصر، إِلَى آخِرِ السُّورَةِ".

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات سے پہلے اکثر فرماتے تھے: "سُبْحَانَكَ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَبِحَمْدِكَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ" میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ کیا کلمے ہیں جن کو آپ زیادہ تر دہراتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ نے میرے لیے ایک نشانی مقرر کی تھی میری امت میں، جب میں اس کو دیکھتا ہوں تو یہ کلمات کہتا ہوں: "إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللهِ وَالْفَتْحُ" آخر سورۃ تک۔ (صحیح مسلم۔ کتاب الصلاۃ، باب مایقال فی الرکوع والسجود، رقم: ۴۸۴)

کسی بھی دینی اور دنیوی مقصد کی تکمیل پر سبحان اللہ کہنے کا حکم باری تعالیٰ نے دیا ہے کہ بندہ کام کے مکمل ہونے پر اللہ کی تسبیح وتحمید کرے اور اس کے سامنے اپنے سر کو جھکائے اس کا شکریہ ادا کرے۔

اپنی لاعلمی پر:

صحیح مسلم میں مذکور ہے:

جَاءَ أَبُو مُوسَى إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، هَذَا عَبْدُ اللهِ بْنُ قَيْسٍ، فَلَمْ يَأْذَنْ لَهُ. فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، هَذَا أَبُو مُوسَى، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ هَذَا الْأَشْعَرِيُّ ثُمَّ انْصَرَفَ. فَقَالَ: رُدُّوا عَلَيَّ رُدُّوا عَلَيَّ فَجَاءَ. فَقَالَ يَا أَبَا مُوسَى: مَا رَدَّكَ كُنَّا فِي شُغْلٍ، قَالَ سمعت رسول اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. يَقُولُ: " الِاسْتِئْذَانُ ثَلَاثٌ، فَإِنْ أُذِنَ لَكَ وَإِلَّا فَارْجِعْ ". قَالَ: لَتَأْتِيَنِّي عَلَى هَذَا بِبَيِّنَةٍ وَإِلَّا فَعَلْتُ وَفَعَلْتُ، فَذَهَبَ أَبُو مُوسَى. قَالَ عُمَرُ: إِنْ وَجَدَ بَيِّنَةً تَجِدُوهُ عِنْدَ الْمِنْبَرِ عَشِيَّةً، وَإِنْ لَمْ يَجِدْ بَيِّنَةً فَلَمْ تَجِدُوهُ فَلَمَّا أَنْ جَاءَ بِالْعَشِيِّ وَجَدُوهُ. قَالَ يَا أَبَا مُوسَى: مَا تَقُولُ أَقَدْ وَجَدْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ، قَالَ: عَدْلٌ. قَالَ يَا أَبَا الطُّفَيْلِ: مَا يَقُولُ هَذَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَلِكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ، فَلَا تَكُونَنَّ عَذَابًا عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: سُبْحَانَ اللهِ إِنَّمَا سَمِعْتُ شَيْئًا فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَتَثَبَّتَ.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

''سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو کہا: السلام علیکم، عبداللہ بن قیس ہے، انہوں نے ان کو اندر آنے کی اجازت نہ دی۔ انہوں نے پھر کہا السلام علیکم ابو موسیٰ ہے، السلام علیکم اشعری ہے۔ (پہلے نام بیان کیا پھر کنیت بیان کی پھر نسبت تاکہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو کوئی شبہ نہ رہے) آخر واپس چلے گئے۔ تب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم کیوں لوٹ گئے؟ ہم کام میں مشغول تھے۔ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: "اجازت مانگنا تین بار ہے پھر اگر اجازت مل جائے تو بہتر، نہیں تو لوٹ جاؤ۔" سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اس حدیث پر گواہ لاؤ نہیں تو میں ایسا کروں گا اور ضرور کروں گا (یعنی سزا دوں گا) سیدنا ابو موسیٰ یہ سن کر چلے گئے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر حضرت ابو موسیٰ کو گواہ ملے گا تو شام کو منبر کے پاس تمہیں ملیں گے۔ جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ شام کو منبر کے پاس آئے تو ابو موسیٰ موجود تھے، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابو موسیٰ! تم کیا کہتے ہو؟ تمہیں گواہ ملا؟ انہوں نے کہا: ہاں ابی بن کعب موجود ہیں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: بیشک وہ معتبر ہیں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوالطفیل (یہ کنیت ہے ابی بن کعب کی) ابو موسیٰ کیا کہتے ہیں؟ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے تھے۔ اے خطاب کے بیٹے! تم سخت مت بنو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب پر (یعنی ان کو تکلیف مت دو) سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: سبحان اللہ! میں نے تو ایک حدیث سنی تو اچھا سمجھا اس کی تحقیق کر لوں (اور میری غرض یہ ہرگز نہ تھی کہ معاذ اللہ! نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو تکلیف دوں نہ یہ مطلب تھا کہ سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ جھوٹے ہیں)۔''

(صحیح مسلم، کتاب الادب، باب الاستئذان، رقم: ۲۱۵۴)

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حدیث کے معاملے میں بہت سخت تھے۔ اگر وہ کوئی ایسی حدیث سنتے جو انہوں نے پہلے نہ سنی ہوتی تو اس کی تصدیق کیلئے وہ اس پر دلیل طلب کرتے تھے جیسا کہ مذکورہ حدیث میں ہے اور انہوں نے اپنی لاعلمی پر "سبحان اللہ" کہا صحیح بخاری کی

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے اپنی لاعلمی پر افسوس کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں بازاروں کے کام کاج نے ایسی احادیث سے غافل رکھا چنانچہ بخاری کی روایت میں مذکور ہے:

فَقَالَ عُمَرُ: أَخَفِيَ هَذَا عَلَيَّ مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. أَلْهَانِي الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ يَعْنِي الْخُرُوجَ إِلَى تِجَارَةٍ".

''سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کا ایک حکم مجھ سے پوشیدہ رہ گیا۔ افسوس کہ مجھے بازاروں کی خرید وفروخت نے مشغول رکھا۔ ان کی مراد تجارت تھی۔'' (صحیح بخاری، کتاب البیوع، باب الخروج فی التجارۃ، رقم: ۲۰۶۲)

قرآن حکیم میں ہے کہ فرشتوں نے بھی اپنی لاعلمی کے اظہار میں یہ کلمہ کہا تھا:

سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ

''اے اللہ! تیری ذات پاک ہے ہمیں تو صرف اتنا ہی علم ہے جتنا تو نے ہمیں سکھا رکھا ہے، پورے علم وحکمت والا تو تو ہی ہے۔'' (البقرہ: ۳۲)

عاجزی وانکساری کے اظہار کیلئے:

حضرت قیس بن عباد رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: میں مدینہ میں تھا کچھ لوگوں میں جن میں بعض صحابہ رضی اللہ عنہم بھی تھے ایک شخص آیا اس کے چہرے پر اللہ کے خوف کا اثر تھا۔ بعض لوگ کہنے لگے: یہ جنتی ہے۔ اس نے دو رکعتیں پڑھیں، پھر چل پڑا۔ میں بھی اس کے پیچھے چل پڑا، وہ اپنے مکان میں داخل ہو گیا، میں بھی اس کے ساتھ اندر گیا اور اس سے باتیں کیں، جب ذرا مانوسیت ہوئی تو میں نے اس سے کہا: تم جب مسجد میں آئے تھے تو ایک شخص نے کہا تھا تم جنتی ہو، اس نے کہا:

سُبْحَانَ اللّٰهِ، مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَقُولَ مَا لَا يَعْلَمُ، وَسَأُحَدِّثُكَ لِمَ ذَاكَ رَأَيْتُ رُؤْيَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ، رَأَيْتُنِي فِي رَوْضَةٍ ذَكَرَ سَعَتَهَا، وَعُشْبَهَا، وَخُضْرَتَهَا، وَوَسَطَ الرَّوْضَةِ عَمُودٌ مِنْ حَدِيدٍ أَسْفَلُهُ فِي الْأَرْضِ، وَأَعْلَاهُ فِي السَّمَاءِ فِي أَعْلَاهُ عُرْوَةٌ فَقِيلَ لِي: ارْقَهْ. فَقُلْتُ لَهُ: لَا أَسْتَطِيعُ، فَجَاءَنِي مِنْصَفٌ، قَالَ ابْنُ عَوْنٍ: وَالْمِنْصَفُ الْخَادِمُ،

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ: بِثِيَابِي مِنْ خَلْفِي وَصَفَ أَنَّهُ رَفَعَهُ مِنْ خَلْفِهِ بِيَدِهِ، فَرَقِيتُ حَتَّى كُنْتُ فِي أَعْلَى الْعَمُودِ، فَأَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ، فَقِيلَ لِيَ: اسْتَمْسِكْ فَلَقَدِ اسْتَيْقَظْتُ وَإِنَّهَا لَفِي يَدِي، فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: تِلْكَ الرَّوْضَةُ الْإِسْلَامُ، وَذَلِكَ الْعَمُودُ عَمُودُ الْإِسْلَامِ، وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ عُرْوَةُ الْوُثْقَى، وَأَنْتَ عَلَى الْإِسْلَامِ حَتَّى تَمُوتَ، قَالَ: وَالرَّجُلُ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ".

''سبحان اللہ! کسی کو ایسی بات نہیں کرنی چاہیے جو وہ نہیں جانتا اور میں آپ سے بیان کرتا ہوں لوگ کیوں ایسا کہتے ہیں، میں نے ایک خواب دیکھا تھا رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں۔ وہ خواب میں نے آپ ﷺ سے بیان کیا۔ میں نے دیکھا کہ میں ایک باغ میں ہوں اس باغ کے وسط میں ایک لوہے کا ستون ہے وہ نیچے تو زمین کے اندر ہے اور اوپر آسمان تک ہے اس کی بلندی پر ایک حلقہ ہے، مجھ سے کہا گیا: اس پر چڑھو۔ میں نے کہا: میں نہیں چڑھ سکتا، پھر ایک خدمتگار آیا اس نے میرے کپڑے پیچھے سے اٹھائے اور بیان کیا کہ اس نے اپنے ہاتھ سے مجھے پیچھے سے اٹھایا: میں چڑھ گیا، یہاں تک کہ اس ستون کی بلندی پر پہنچ گیا اور حلقہ کو میں نے تھام لیا۔ مجھ سے کہا گیا اس کو تھامے رہو، پھر میں جاگا اور وہ حلقہ اس وقت تک میرے ہاتھ میں ہی تھا۔ یہ خواب میں نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ باغ اسلام ہے اور یہ ستون اسلام کا ستون ہے اور وہ حلقہ دین کا مضبوط حلقہ ہے اور تو مرتے دم تک اسلام پر قائم رہے گا۔'' قیس نے کہا: وہ شخص سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ تھے۔''

(صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ رضی اللہ عنہم باب من فضائل عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ، رقم: ۲۴۸۴)

سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ اپنے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے جنت کی بشارت سن چکے تھے۔ لیکن جب انہوں نے لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ''یہ

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

آدمی اہل جنت سے ہے۔'' تو انکساری میں سبحان اللہ کہا۔

شرمساری اور افسوس کے اظہار کیلئے:

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے: ''کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حلوہ (یعنی میٹھی چیز) اور شہد پسند کرتے تھے اور عصر کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد اپنی ازواج سے (ان میں سے کسی کے حجرہ میں جانے کے لیے) اجازت لیتے تھے اور ان کے پاس جاتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر گئے اور ان کے یہاں اس سے زیادہ دیر تک ٹھہرے رہے جتنی دیر تک ٹھہرنے کا آپ کا معمول تھا۔ میں نے اس کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کی قوم کی ایک خاتون نے شہد کی ایک بوتل انہیں ہدیہ کی تھی اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا شربت پلایا تھا۔ میں نے اس پر (دل میں) کہا کہ اب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک حیلہ کروں گی۔ چنانچہ میں نے اس کا ذکر سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا سے کیا اور کہا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے یہاں آئیں تو آپ کے قریب بھی آئیں گے اس وقت تم آپ سے کہنا یا رسول اللہ! شاید آپ نے مغافیر کھایا ہے؟ اس پر آپ جواب دیں گے کہ نہیں۔ تم کہنا کہ پھر یہ بُو کس چیز کی ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بہت ناگوار تھی کہ آپ کے جسم کے کسی حصہ سے بو آئے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کا جواب یہ دیں گے کہ حفصہ نے مجھے شہد کا شربت پلایا تھا۔ اس پر کہنا کہ شہد کی مکھیوں نے غرفط کا رس چوسا ہوگا اور میں بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی بات کہوں گی اور صفیہ تم بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی کہنا۔ چنانچہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کے یہاں تشریف لے گئے تو ان کا بیان ہے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے مغافیر کھایا ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں۔ میں نے کہا پھر بو کیسی ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حفصہ نے مجھے شہد کا

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

شربت پلایا ہے میں نے کہا اس شہد کی مکھیوں نے عرفط کا رس چوسا ہوگا اور اور جب آپ ﷺ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے تو انہوں نے بھی یہی کہا۔ اس کے بعد جب سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے تو انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ شہد میں پھر آپ کو پلاؤں؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اس کی ضرورت نہیں۔''

اس پر سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا نے کہا:

سُبْحَانَ اللّٰهِ، لَقَدْ حَرَّمْنَاهُ. قَالَتْ: قُلْتُ لَهَا: اسْكُتِي

''سبحان اللہ یہ ہم نے کیا کیا گویا شہد آپ پر حرام کر دیا، میں نے کہا چپ رہو۔''

(صحیح بخاری، کتاب الحیل، باب ما یکرہ من احتیال المرأۃ مع الزوج والضرائر، رقم: ۶۹۷۲)

آپ ﷺ کو شہد بہت مرغوب تھا لیکن ازواج مطہرات نے ایک حیلہ سے آپ ﷺ کو اس سے روک دیا چنانچہ جب آپ ﷺ نے شہد کو خود پر حرام کر لیا تو سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا نے بے اختیاری میں ندامت و افسوس کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا: ''سبحان اللہ! ہم نے آپ ﷺ پر شہد کو حرام کر دیا ہے۔

شجاعت و بہادری دیکھ کر:

حضرت اسلم ابو عمران التجیبی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

ہم روم شہر میں تھے، رومیوں کی ایک بڑی جماعت ہم پر حملہ آور ہونے کے لیے نکلی تو مسلمان ان سے بھی زیادہ تعداد میں ان کے مقابلے میں نکلے، سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ اہل مصر کے گورنر تھے اور سیدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ فوج کے سپہ سالار تھے۔ ایک مسلمان رومی صف پر حملہ آور ہوا، اور اتنا زبردست حملہ کیا کہ ان کے اندر گھس گیا۔ لوگ چیخ پڑے، کہنے لگے:

سُبْحَانَ اللّٰهِ يُلْقِي بِيَدَيْهِ إِلَى التَّهْلُكَةِ. فَقَامَ أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ، فَقَالَ: "يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّكُمْ تَتَأَوَّلُونَ هَذِهِ الْآيَةَ هَذَا التَّأْوِيلَ، وَإِنَّمَا أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِينَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ لَمَّا أَعَزَّ اللّٰهُ

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

الْإِسْلَامَ وَكَثُرَ نَاصِرُوهُ، فَقَالَ: بَعْضُنَا لِبَعْضٍ سِرًّا دُونَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَمْوَالَنَا قَدْ ضَاعَتْ وَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَعَزَّ الْإِسْلَامَ وَكَثُرَ نَاصِرُوهُ فَلَوْ أَقَمْنَا فِي أَمْوَالِنَا فَأَصْلَحْنَا مَا ضَاعَ مِنْهَا. فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ عَلَيْنَا مَا قُلْنَا: وَأَنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ فَكَانَتِ التَّهْلُكَةُ الْإِقَامَةَ عَلَى الْأَمْوَالِ وَإِصْلَاحِهَا وَتَرْكَنَا الْغَزْوَ فَمَا زَالَ أَبُو أَيُّوبَ شَاخِصًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ حَتَّى دُفِنَ بِأَرْضِ الرُّومِ

''سبحان اللہ! اس نے تو خود ہی اپنے آپ کو ہلاکت میں جھونک دیا ہے۔ (یہ سن کر) حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا: لوگو! تم اس آیت کی یہ تاویل کرتے ہو، یہ آیت تو ہم انصار کے بارے میں اتری ہے، جب اللہ نے اسلام کو طاقت بخشی اور اس کے مددگار بڑھ گئے تو ہم میں سے بعض لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چھپا کر رازداری سے آپس میں کہا کہ ہمارے مال برباد ہو گئے ہیں (یعنی ہماری کھیتیاں تباہ ہو گئی ہیں) اللہ نے اسلام کو قوت و طاقت بخش دی۔ اس کے مددگار بڑھ گئے، اب اگر ہم اپنے کاروبار اور کھیتی باڑی کی طرف متوجہ ہو جاتے تو جو نقصان ہو گیا ہے اس کی کو پورا کر لیتے، چنانچہ ہم میں سے جن لوگوں نے یہ بات کہی تھی ان کے رد میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی پر یہ آیت نازل فرمائی۔ اللہ نے فرمایا: ''وَأَنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ'' ''اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں کو ہلاکت میں نہ ڈالو'' (البقرۃ: ۱۹۵)، تو ہلاکت یہ تھی کہ مالی حالت کو سدھارنے کی جدوجہد میں لگا جائے، اور جہاد کو چھوڑ دیا جائے (یہی وجہ تھی کہ) ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ، اللہ کی راہ میں جہاد کی ایک علامت و ہدف کی حیثیت اختیار کر گئے تھے یہاں تک کہ سرزمین روم میں مدفون ہوئے۔''

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(صحیح۔ سنن الترمذی للالبانی، ابواب تفسیر القرآن، باب من سورۃ البقرہ، رقم: ۲۹۷۲)

لوگوں نے رومی صف پر حملہ آور جوان کی دلیری اور شجاعت و پامردی کو دیکھا تو بے اختیار ان کی زبان سے سبحان اللہ کا کلمہ بلند ہوا۔

دفاع کے طور پر:

سیدنا سماک بن حرب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

دَخَلْتُ عَلَى عِكْرِمَةَ فِي يَوْمٍ قَدْ أُشْكِلَ مِنْ رَمَضَانَ هُوَ أَمْ مِنْ شَعْبَانَ وَهُوَ يَأْكُلُ خُبْزًا وَبَقْلًا وَلَبَنًا، فَقَالَ لِي: هَلُمَّ، فَقُلْتُ: إِنِّي صَائِمٌ، قَالَ: وَحَلَفَ بِاللهِ لَتُفْطِرَنَّ، قُلْتُ: سُبْحَانَ اللهِ مَرَّتَيْنِ، فَلَمَّا رَأَيْتُهُ يَحْلِفُ لَا يَسْتَثْنِي تَقَدَّمْتُ، قُلْتُ: هَاتِ الْآنَ مَا عِنْدَكَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ، فَإِنْ حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ سَحَابَةٌ أَوْ ظُلْمَةٌ، فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ عِدَّةَ شَعْبَانَ، وَلَا تَسْتَقْبِلُوا الشَّهْرَ اسْتِقْبَالًا، وَلَا تَصِلُوا رَمَضَانَ بِيَوْمٍ مِنْ شَعْبَانَ".

''میں عکرمہ کے پاس ایک ایسے دن میں آیا جس کے بارے میں شک تھا کہ یہ رمضان کا دن ہے یا شعبان کا۔ وہ روٹی اور سبزی کھا رہے تھے، انہوں نے مجھ سے کہا: آؤ کھاؤ، تو میں نے کہا: میں روزے سے ہوں، انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! تم ضرور روزہ چھوڑو گے، میں نے دو مرتبہ سبحان اللہ کہا، اور جب میں نے دیکھا کہ وہ قسم پہ قسم اٹھائے جا رہے ہیں اور ان شاء اللہ نہیں کہہ رہے تو میں آگے بڑھا، اور میں نے کہا: اب لائیے جو آپ کے پاس ہے، انہوں نے کہا: میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ''روزہ رکھو (چاند) دیکھ کر، اور افطار کرو (چاند) دیکھ کر، اور اگر تمہارے اور چاند کے مابین کوئی بدلی یا سیاہی حائل ہو جائے تو شعبان کی تیس کی گنتی پوری کرلو، اور ایک دن پہلے روزہ رکھ کر مہینے کا

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

استقبال مت کرو، اور نہ رمضان کو شعبان کے کسی دن سے ملاؤ۔“

(صحیح۔سنن نسائی للالبانی، کتاب الصیام، باب صیام یوم الشک، رقم:۲۱۸۹)

حضرت سماک بن حرب کو جب عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ نے قسم اٹھا کے روزہ ختم کرنے اور کھانا کھا لینے کا کہا تو حضرت سماک بن حرب رحمۃ اللہ علیہ کو فوری کوئی جواب نہ بن آیا چنانچہ انہوں نے دفاع کے طور پر دو مرتبہ سبحان اللہ کہا۔

سمجھانے کی غرض سے:

سیدنا عبدالرحمٰن بن مطعم رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

بَاعَ شَرِيكٌ لِي دَرَاهِمَ فِي السُّوقِ نَسِيئَةً. فَقُلْتُ: سُبْحَانَ اللهِ أَيَصْلُحُ هَذَا. فَقَالَ: سُبْحَانَ اللهِ وَاللهِ لَقَدْ بِعْتُهَا فِي السُّوقِ فَمَا عَابَهُ أَحَدٌ, فَسَأَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ, فَقَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَبَايَعُ هَذَا الْبَيْعَ, فَقَالَ: "مَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَلَيْسَ بِهِ بَأْسٌ, وَمَا كَانَ نَسِيئَةً فَلَا يَصْلُحُ"

”میرے ایک حصہ دار نے بازار میں چند درہم ادھار فروخت کیے، میں نے اس سے کہا: سبحان اللہ! کیا یہ جائز ہے؟ انہوں نے کہا: سبحان اللہ، اللہ کی قسم! میں نے بازار میں اسے بیچا تو کسی نے بھی قابل اعتراض نہیں سمجھا۔ میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب (ہجرت کرکے) تشریف لائے تو اس طرح خرید وفروخت کیا کرتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خرید وفروخت کی اس صورت میں اگر معاملہ دست بدست (نقد) ہو تو کوئی مضائقہ نہیں لیکن اگر ادھار پر معاملہ کیا تو پھر یہ صورت جائز نہیں۔“

(صحیح بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب کیف آخی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بین اصحابہ، رقم:۳۹۳۹)

سیدنا عبدالرحمٰن بن مطعم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے شریک کو سمجھانے کی غرض سے کہا سبحان اللہ! ذرا سوچو غور کرو کیا یہ درست ہے؟ پس سمجھانے کی غرض سے اور اپنی بات میں وزن پیدا کرنے کیلئے سبحان اللہ کا کلمہ بولا جا سکتا ہے۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جواب دینے کیلئے:

عرب لوگ کسی بات کا جواب دینے کیلئے اپنی بات کے آغاز میں ''سبحان اللہ'' کا کلمہ استعمال کیا کرتے تھے۔ چند احادیث ملاحظہ فرمائیں۔

سیدنا اسود رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

'' ہم سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حلقہ درس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور انہوں نے ہمارے پاس کھڑے ہو کر سلام کیا۔ پھر کہا نفاق میں وہ جماعت مبتلا ہوگئی جو تم سے بہتر تھی۔''

اس پر اسود بولے:

سُبْحَانَ اللهِ، إِنَّ اللهَ يَقُولُ: إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ فَتَبَسَّمَ عَبْدُ اللهِ، وَجَلَسَ حُذَيْفَةُ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ، فَقَامَ عَبْدُ اللهِ فَتَفَرَّقَ أَصْحَابُهُ فَرَمَانِي بِالْحَصَا، فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ: " عَجِبْتُ مِنْ ضَحِكِهِ، وَقَدْ عَرَفَ مَا قُلْتُ، لَقَدْ أُنْزِلَ النِّفَاقُ عَلَى قَوْمٍ كَانُوا خَيْرًا مِنْكُمْ، ثُمَّ تَابُوا فَتَابَ اللهُ عَلَيْهِمْ".

'' سبحان اللہ، اللہ تعالیٰ تو فرماتے ہیں ''إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ'' کہ ''منافق دوزخ کے سب سے نچلے درجے میں ہوں گے۔'' سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مسکرانے لگے اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ مسجد کے کونے میں جا کر بیٹھ گئے۔ اس کے بعد سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اٹھ گئے اور آپ کے شاگرد بھی اِدھر اُدھر چلے گئے۔ پھر حذیفہ رضی اللہ عنہ نے مجھ پر کنکری پھینکی (یعنی مجھے بلایا) میں حاضر ہو گیا تو انہوں نے کہا کہ مجھے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی ہنسی پر حیرت ہوئی حالانکہ جو کچھ میں نے کہا تھا اسے وہ خوب سمجھتے تھے۔ یقیناً نفاق میں ایک جماعت کو مبتلا کیا گیا تھا جو تم سے بہتر تھی، پھر انہوں نے توبہ کر لی اور اللہ نے بھی ان کی توبہ قبول کر لی۔''

(صحیح بخاری۔ کتاب التفسیر، باب ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار، رقم: ۴۶۰۲)

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

جناب اسود رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیتے ہوئے اپنی گفتگو کا آغاز "سبحان اللہ" سے کیا ہے۔

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ إِذَا قَالُوا: وَاعَضُدَاهُ، وَاكَاسِيَاهُ، وَانَاصِرَاهُ، وَاجَبَلَاهُ، وَنَحْوَ هَذَا يُتَعْتَعُ، وَيُقَالُ: أَنْتَ كَذَلِكَ أَنْتَ كَذَلِكَ". قَالَ أَسِيدٌ: فَقُلْتُ: سُبْحَانَ اللهِ، إِنَّ اللهَ يَقُولُ: وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى قَالَ: وَيْحَكَ، أُحَدِّثُكَ أَنَّ أَبَا مُوسَى حَدَّثَنِي عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَتَرَى أَنَّ أَبَا مُوسَى كَذَبَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. أَوْ تَرَى أَنِّي كَذَبْتُ عَلَى أَبِي مُوسَى.

"مردے کو زندوں کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے، جب لوگ کہتے ہیں: "وَاعَضُدَاهُ، وَاكَاسِيَاهُ، وَانَاصِرَاهُ، وَاجَبَلَاهُ" ہائے میرے بازو، ہائے میرے کپڑے پہنانے والے، ہائے میری مدد کرنے والے، ہائے پہاڑ جیسے قوی و طاقتور" اور اس طرح کے دوسرے کلمات، تو اسے ڈانٹ کر کہا جاتا ہے: کیا تو ایسا ہی تھا؟ کیا تو ایسا ہی تھا؟" اسید کہتے ہیں کہ میں نے کہا: سبحان اللہ، اللہ تعالیٰ تو یہ فرماتے ہیں: "وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى" "کوئی کسی کا بوجھ نہ اٹھائے گا" تو انہوں نے کہا: تمہارے اوپر افسوس ہے، میں تم سے بیان کرتا ہوں کہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث بیان فرمائی، تو کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھا ہے؟ یا تم یہ سمجھتے ہو کہ میں نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ پر جھوٹ باندھا ہے؟"

(حسن۔ سنن ابن ماجۃ للالبانی، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی المیت یعذب بما نیح علیہ، رقم: ۱۵۹۴)

حدیث میں مذکور ہے کہ حضرت اسید رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دینے کیلئے آغاز میں "سبحان اللہ" کہا ہے۔ قیامت والے دن جب سیدنا عیسیٰ علیہ السلام، اللہ تعالیٰ کے ایک سوال کا جواب دینے کیلئے گفتگو کا آغاز کریں گے تو ابتداء اسی پاکیزگی والے کلمہ سے کریں گے۔ قرآن حکیم میں مذکور ہے:

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَإِذْ قَالَ اللهُ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ أَأَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَأُمِّيَ إِلَٰهَيْنِ مِنْ دُونِ اللهِ قَالَ سُبْحَانَكَ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أَقُولَ مَا لَيْسَ لِي بِحَقٍّ إِنْ كُنْتُ قُلْتُهُ فَقَدْ عَلِمْتَهُ تَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي وَلَا أَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِكَ إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ

''اور وہ وقت بھی قابل ذکر ہے جب کہ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اے عیسیٰ بن مریم! کیا تم نے ان لوگوں سے کہہ دیا تھا کہ مجھے اور میری والدہ کو اللہ کے علاوہ معبود قرار دے لو؟ عیسیٰ علیہ السلام عرض کریں گے کہ تو پاک ہے میرے یہ لائق نہیں کہ میں ایسی بات کہوں جس کے کہنے کا مجھے کوئی حق نہیں، اگر میں نے کہا ہوگا تو تجھے اس کا علم ہوگا، تو میرے دل کے اندر کی بات بھی جانتا ہے اور میں تیرے نفس میں جو کچھ ہے اس کو نہیں جانتا تمام غیبوں کا جاننے والا تو ہی ہے۔'' (المائدہ:۱۱۶)

عاجزی و درماندگی کے اظہار میں:

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَلَمَّا جَاءَ مُوسَىٰ لِمِيقَاتِنَا وَكَلَّمَهُ رَبُّهُ قَالَ رَبِّ أَرِنِي أَنْظُرْ إِلَيْكَ قَالَ لَنْ تَرَانِي وَلَٰكِنِ انْظُرْ إِلَى الْجَبَلِ فَإِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهُ فَسَوْفَ تَرَانِي ۚ فَلَمَّا تَجَلَّىٰ رَبُّهُ لِلْجَبَلِ جَعَلَهُ دَكًّا وَخَرَّ مُوسَىٰ صَعِقًا ۚ فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ سُبْحَانَكَ تُبْتُ إِلَيْكَ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ

''اور جب موسیٰ علیہ السلام ہمارے مقررہ وقت پر آئے اور ان کے رب نے ان سے باتیں کیں تو انہوں نے عرض کیا کہ اے میرے پروردگار مجھے اپنا دیدار کرا دیجئے کہ میں ایک نظر تمہیں دیکھ لوں ارشاد ہوا کہ تم مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکتے لیکن تم اس پہاڑ کی طرف دیکھتے رہو وہ اگر اپنی جگہ پر برقرار رہا تو تم بھی مجھے دیکھ سکو گے۔ پس جب ان کے رب نے پہاڑ پر تجلی فرمائی تو تجلی نے اس کو ریزہ ریزہ کر دیا اور موسیٰ (علیہ السلام) بے ہوش ہو کر گر پڑے پھر جب ہوش

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

میں آئے تو عرض کیا، بیشک آپ کی ذات پاک ہے میں آپ کی جناب میں توبہ کرتا ہوں اور میں سب سے پہلے آپ پر ایمان لانے والا ہوں۔''

(الاعراف:۱۴۳)

سیدنا موسیٰ علیہ السلام جب باری تعالیٰ کی ایک تجلی کو برداشت نہ کر پائے اور بے ہوش ہو گئے تو ہوش میں آتے ہی اپنی درماندگی کا اظہار ان الفاظ میں کیا: ''اے اللہ تو پاک ہے میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔''

خود سے کسی بات کی نفی کیلئے:

ام المومنین سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

أَنَّهَا جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزُورُهُ فِي اعْتِكَافِهِ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَتَحَدَّثَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً، ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهَا يَقْلِبُهَا، حَتَّى إِذَا بَلَغَتْ بَابَ الْمَسْجِدِ عِنْدَ بَابِ أُمِّ سَلَمَةَ مَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَسَلَّمَا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَى رِسْلِكُمَا، إِنَّمَا هِيَ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ، فَقَالَا: سُبْحَانَ اللهِ يَا رَسُولَ اللهِ، وَكَبُرَ عَلَيْهِمَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الشَّيْطَانَ يَبْلُغُ مِنَ الْإِنْسَانِ مَبْلَغَ الدَّمِ، وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوبِكُمَا شَيْئًا".

''رمضان کے آخری عشرہ میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف میں بیٹھے ہوئے تھے، تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے مسجد میں آئیں تھوڑی دیر تک باتیں کیں پھر واپس جانے کے لیے کھڑی ہوئیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی انہیں چھوڑنے کے لیے کھڑے ہوئے۔ جب وہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے دروازے سے قریب والے مسجد کے دروازے پر پہنچیں، تو دو انصاری آدمی ادھر سے گزرے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ذرا ٹھہرو! یہ

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

(میری بیوی) صفیہ بنت حیی (رضی اللہ عنہا) ہیں۔ ان دونوں نے عرض کیا، سبحان اللہ! یا رسول اللہ! ان پر آپ کا جملہ بڑا شاق گزرا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ شیطان خون کی طرح انسان کے بدن میں دوڑتا رہتا ہے۔ مجھے خطرہ ہوا کہ کہیں تمہارے دلوں میں وہ کوئی بدگمانی نہ ڈال دے۔

(صحیح بخاری، کتاب الاعتکاف، باب هل یخرج المعتکف لحوائجه الی باب المسجد، رقم: ۲۰۳۵)

انصاری نوجوانوں نے ''سبحان اللہ'' کا کلمہ خود سے اس خیال کی نفی میں کہا کہ وہ آپ ﷺ کے بارے میں ایسا خیال سوچ بھی نہیں سکتے۔

انکار کرنے سے پہلے:

صلح حدیبیہ کا جب معاہدہ لکھا جا رہا تھا تو اس میں ایک شرط یہ بھی تھی کہ اگر مکہ سے کوئی آدمی مسلمان ہو کے مدینہ چلا جائے تو اسے واپس کیا جائے گا۔ یہ شرط مسلمانوں کو ناگوار گزری چنانچہ بہت سارے مسلمانوں نے اس شرط کا انکار کرتے ہوئے کہا:

سُبْحَانَ اللهِ، كَيْفَ يُرَدُّ إِلَى الْمُشْرِكِينَ وَقَدْ جَاءَ مُسْلِمًا؟

''سبحان اللہ! (ایک شخص کو) مشرکوں کے حوالے کس طرح کیا جا سکتا ہے جو مسلمان ہو کر آیا ہو؟'' (صحیح بخاری، کتاب الشروط، باب الشروط فی الجهاد والمصالحة مع اهل الحرب، رقم: ۲۷۳۱)

لیکن آپ ﷺ نے لوگوں کو جنگ و جدال سے بچانے کیلئے صلح کی خاطر یہ شرط منظور کر لی تو سب مسلمانوں نے تسلیم و رضاء میں اپنے سر کو جھکا دیا۔ اور حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ انہوں نے سبحان اللہ کا کلمہ اس شرط کا انکار کرتے ہوئے بولا تھا۔

واقعہ افک اور سبحان اللہ:

واقعہ افک میں مختلف مقامات پر سبحان اللہ کا کلمہ بولا گیا ہے۔ مکمل حدیث پڑھ کے اس کی نوعیت کا تعین کیا جا سکتا ہے۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی زبانی یہ واقعہ ملاحظہ فرمائیں۔ چنانچہ وہ فرماتی ہیں:

''رسول اللہ ﷺ جب سفر کا ارادہ کرتے تو ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے درمیان قرعہ ڈالا کرتے تھے اور جس کا نام آتا تو نبی کریم ﷺ اسے اپنے

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ساتھ سفر میں لے جاتے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک غزوہ کے موقع پر جب آپ نے قرعہ ڈالا تو میرا نام نکلا اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں روانہ ہوئی۔ یہ واقعہ پردہ کا حکم نازل ہونے کے بعد کا ہے۔ چنانچہ مجھے ہودج سمیت اٹھا کر سوار کر دیا جاتا اور اسی کے ساتھ اتارا جاتا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اس غزوہ سے فارغ ہو گئے تو واپس ہوئے۔ واپسی میں جب ہم مدینہ کے قریب تھے (اور ایک مقام پر پڑاؤ کیا ہوا تھا) جہاں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوچ کا رات کے وقت اعلان کیا۔ اس اعلان کے بعد میں کھڑی ہوئی اور تھوڑی دور چل کر لشکر کی حدود سے آگے نکل گئی۔ پھر قضائے حاجت سے فارغ ہو کر میں اپنی سواری کے پاس پہنچی۔ وہاں پہنچ کر جو میں نے اپنا سینہ ٹٹولا تو ظفار کے نگینوں کا بنا ہوا میرا ہار غائب تھا۔ اب میں پھر واپس ہوئی اور اپنا ہار تلاش کرنے لگی۔ اس تلاش میں دیر ہو گئی۔ انہوں نے بیان کیا کہ جو لوگ مجھے سوار کیا کرتے تھے وہ آئے اور میرے ہودج کو اٹھا کر انہوں نے میرے اونٹ پر رکھ دیا۔ جس پر میں سوار ہوا کرتی تھی۔ انہوں نے سمجھا کہ میں ہودج کے اندر ہی موجود ہوں۔ ان دنوں عورتیں بہت ہلکی پھلکی ہوتی تھیں۔ ان کے جسم میں زیادہ گوشت نہیں ہوتا تھا کیونکہ بہت معمولی خوراک انہیں ملتی تھی۔ اس لیے اٹھانے والوں نے جب اٹھایا تو ہودج کے ہلکے پن میں انہیں کوئی فرق معلوم نہیں ہوا۔ یوں بھی اس وقت میں ایک کم عمر لڑکی تھی۔ غرض اونٹ کو اٹھا کر وہ بھی روانہ ہو گئے۔ جب لشکر گزر گیا تو مجھے بھی اپنا ہار مل گیا۔ میں ڈیرے پر آئی تو وہاں کوئی بھی نہ تھا۔ نہ پکارنے والا نہ جواب دینے والا۔ پس میں وہاں آ گئی جہاں میرا اصل ڈیرہ تھا۔ مجھے یقین تھا کہ جلد ہی میرے نہ ہونے کا انہیں علم ہو جائے گا اور مجھے لینے کے لیے وہ واپس لوٹ آئیں گے۔ اپنی جگہ پر بیٹھے بیٹھے میری آنکھ لگ گئی اور میں سو گئی۔ سیدنا صفوان بن معطل سلمی رضی اللہ عنہما لشکر کے پیچھے پیچھے آ رہے تھے۔ (تاکہ لشکر کی کوئی چیز گم ہو گئی ہو تو وہ اٹھا لیں) انہوں نے ایک

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سوئے ہوئے انسان کا سایہ دیکھا اور جب (قریب آ کر) مجھے دیکھا تو پہچان گئے پردہ کے احکام سے پہلے وہ مجھے دیکھ چکے تھے۔ مجھے جب وہ پہچان گئے تو اناللہ پڑھنا شروع کیا اور ان کی آواز سے میں جاگ اٹھی اور فوراً اپنی چادر سے میں نے اپنا چہرہ چھپا لیا۔ اللہ کی قسم! میں نے ان سے ایک لفظ بھی نہیں کہا اور نہ سوائے اناللہ کے میں نے ان کی زبان سے کوئی لفظ سنا۔ وہ سواری سے اتر گئے اور اسے انہوں نے بٹھا کر اس کی اگلی ٹانگ کو موڑ دیا (تا کہ بغیر کسی مدد کے ام المؤمنین اس پر سوار ہو سکیں) میں اٹھی اور اس پر سوار ہو گئی۔ اب وہ سواری کو آگے سے پکڑے ہوئے لے کر چل پڑے۔ جب ہم لشکر کے قریب پہنچے تو ٹھیک دوپہر کا وقت تھا۔ لشکر پڑاؤ کئے ہوئے تھا۔ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر جسے ہلاک ہونا تھا وہ ہلاک ہوا۔ اصل میں تہمت کا بیڑا عبداللہ بن ابی ابن سلول (منافق) نے اٹھا رکھا تھا۔ وہ اس تہمت کا چرچا کرتا اور اس کی مجلسوں میں اس کا تذکرہ ہوا کرتا۔ وہ اس کی تصدیق کرتا' خوب غور اور توجہ سے سنتا اور پھیلانے کے لیے خوب کوشش کرتا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر ہم مدینہ پہنچ گئے اور وہاں پہنچتے ہی میں بیمار ہو گئی تو ایک مہینے تک بیمار ہی رہی۔ اس عرصہ میں لوگوں میں تہمت لگانے والوں کی افواہوں کا بڑا چرچا رہا لیکن مجھے کچھ پتا نہ تھا البتہ اپنے مرض کے دوران ایک چیز سے مجھے بڑا شبہ ہوتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ محبت وعنایت محسوس نہیں کرتی تھی جس کو پہلے جب بھی بیمار ہوتی میں دیکھ چکی تھی۔ آپ میرے پاس تشریف لاتے' سلام کرتے اور دریافت فرماتے کیسی طبیعت ہے؟ صرف اتنا پوچھ کر واپس تشریف لے جاتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس طرز عمل سے مجھے شبہ ہوتا تھا۔ لیکن وہ شر (جو پھیل چکا تھا) اس کا مجھے کوئی احساس نہیں تھا۔ مرض سے جب افاقہ ہوا تو میں ام مسطح کے ساتھ مناصع کی طرف گئی۔ مناصع (مدینہ کی آبادی سے باہر) ہمارے رفع حاجت کی جگہ تھی۔ ہم یہاں صرف رات کے وقت جاتے تھے۔ یہ اس سے پہلے کی بات

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ جب بیت الخلاء ہمارے گھروں کے قریب بن گئے تھے۔ ام المؤمنین نے بیان کیا کہ ابھی ہم عرب قدیم کے طریقے پر عمل کرتے اور میدان میں رفع حاجت کے لیے جایا کرتے تھے اور ہمیں اس سے تکلیف ہوتی تھی کہ بیت الخلاء ہمارے گھروں کے قریب بنائے جائیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ الغرض میں اور ام مسطح (رفع حاجت کے لیے) گئیں۔ پھر میں اور ام مسطح حاجت سے فارغ ہوکر اپنے گھر کی طرف واپس آ رہی تھی کہ ام مسطح اپنی چادر میں الجھ گئیں اور ان کی زبان سے نکلا کہ مسطح ذلیل ہو۔ میں نے کہا' آپ نے بُری' بات زبان سے نکالی' ایک ایسے شخص کو آپ برا کہہ رہی ہیں جو بدر کی لڑائی میں شریک ہو چکا ہے۔ انہوں نے اس پر کہا کیوں مسطح کی باتیں تم نے نہیں سنیں؟ ام المؤمنین نے بیان کیا کہ میں نے پوچھا: انہوں نے کیا کہا ہے؟ تو انہوں نے تہمت لگانے والوں کی باتیں سنائیں۔ ان باتوں کو سن کر میرا مرض اور بڑھ گیا۔ جب میں اپنے گھر واپس آئی تو نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور سلام کے بعد دریافت فرمایا کہ کیسی طبیعت ہے؟ میں نے آپ ﷺ سے عرض کیا کہ کیا آپ مجھے اپنے والدین کے گھر جانے کی اجازت مرحمت فرمائیں گے؟ میرا ارادہ یہ تھا کہ ان سے اس خبر کی تصدیق کروں گی۔ آپ ﷺ نے مجھے اجازت دے دی۔ میں نے اپنی والدہ سے (گھر جا کر) پوچھا کہ آخر لوگوں میں کس طرح کی افواہیں ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ بیٹی! فکر نہ کرو، اللہ کی قسم! ایسا شاید ہی کہیں ہوا ہو کہ ایک خوبصورت عورت کسی ایسے شوہر کے ساتھ ہو جو اس سے محبت بھی رکھتا ہو اور اس کی سوکنیں بھی ہوں اور پھر اس پر تہمتیں نہ لگائی گئی ہوں۔ اس کی عیب جوئی نہ کی گئی ہو۔ ام المؤمنین نے بیان کیا کہ میں نے اس پر کہا:

سُبْحَانَ اللّٰهِ أَوَلَقَدْ تَحَدَّثَ النَّاسُ بِهٰذَا؟

"سبحان اللہ (میری سوکنوں سے اس کا کیا تعلق) اس کا تو عام لوگوں میں چرچا ہے۔"

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پھر جو میں نے رونا شروع کیا تو رات بھر روتی رہی اسی طرح صبح ہو گئی اور میرے آنسو کسی طرح نہ تھمتے تھے اور نہ نیند ہی آتی تھی۔ ادھر رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو اپنی بیوی سے علیحدگی کے متعلق مشورہ کرنے کے لیے بلایا کیونکہ اس سلسلے میں اب تک آپ پر وحی نازل نہیں ہوئی تھی۔ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے تو نبی کریم ﷺ کو اسی کے مطابق مشورہ دیا جو وہ آپ ﷺ کی بیوی کی پاکیزگی اور آپ ﷺ کی ان سے محبت کے متعلق جانتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے کہا کہ آپ کی بیوی میں مجھے خیر و بھلائی کے سوا اور کچھ معلوم نہیں ہے لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ پر کوئی تنگی نہیں رکھی ہے اور عورتیں بھی ان کے علاوہ بہت ہیں۔ آپ ان کی باندی (بریرہ رضی اللہ عنہا) سے بھی دریافت فرما لیں وہ حقیقت حال بیان کر دے گی۔ چنانچہ آپ ﷺ نے بریرہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور ان سے دریافت فرمایا کہ کیا تم نے کوئی ایسی بات دیکھی ہے جس سے تمہیں (عائشہ پر) شبہ ہوا ہو؟ سیدہ بریرہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا۔ میں نے ان کے اندر کوئی ایسی چیز نہیں دیکھی جو بری ہو۔ اتنی بات ضرور ہے کہ وہ ایک نوعمر لڑکی ہے؛ آٹا گوندھ کر سو جاتی ہے اور بکری آ کر اسے کھا جاتی ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ اس دن رسول اللہ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو خطاب کیا اور منبر پر کھڑے ہو کر عبداللہ بن ابی (منافق) کا معاملہ ان کے سامنے رکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ اے گروہ مسلمین! اس شخص کے بارے میں میری کون مدد کرے گا جس کی اذیتیں اب میری بیوی کے معاملے تک پہنچ گئی ہیں۔ اللہ کی قسم کہ میں نے اپنی بیوی میں خیر کے سوا اور کوئی چیز نہیں دیکھی اس پر سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ کی مدد کروں گا۔ اگر وہ شخص قبیلہ اوس کا ہوا تو میں اس کی گردن اڑا دوں گا اور اگر وہ ہمارے قبیلہ کا ہوا آپ کا اس کے متعلق بھی جو حکم ہو گا ہم بجا لائیں گے۔ اس پر قبیلہ خزرج کے ایک صحابی کھڑے ہوئے۔ حسان کی والدہ ان کی چچا زاد بہن تھیں یعنی سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ وہ قبیلہ خزرج کے سردار تھے اور اس سے پہلے بڑے صالح اور مخلصین میں سے تھے لیکن آج قبیلہ کی حمیت ان پر غالب آ گئی۔ انہوں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے کہا: اللہ کی قسم! تم جھوٹے ہو' تم اسے قتل نہیں کر سکتے، اور نہ تمہارے اندر اتنی طاقت ہے۔ اگر وہ تمہارے قبیلہ کا ہوتا تو تم اس کے قتل کا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نام نہ لیتے۔ اس کے بعد حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ جو حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے چچیرے بھائی تھے کھڑے ہوئے اور سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے کہا: اللہ کی قسم! تم جھوٹے ہو' ہم اسے ضرور قتل کریں گے۔ اب اس میں شبہ نہیں رہا کہ تم بھی منافق ہو' تم منافقوں کی طرف سے مدافعت کرتے ہو۔ اتنے میں اوس وخزرج کے دونوں قبیلے بھڑک اٹھے اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آپس ہی میں لڑ پڑیں گے۔ اس وقت تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر ہی تشریف فرما تھے۔ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا: پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب کو خاموش کرانے لگے۔ سب حضرات چپ ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی خاموش ہو گئے۔ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں اس روز سارا دن روتی رہی۔ نہ میرے آنسو تھمتے تھے اور نہ آنکھ لگتی تھی۔ صبح کے وقت میرے والدین میرے پاس آئے۔ دو راتیں اور ایک دن میرا روتے ہوئے گزر گیا تھا۔ اس پورے عرصہ میں نہ میرے آنسو رُکے اور نہ نیند آئی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ روتے روتے میرا کلیجہ پھٹ جائے گا۔ ابھی میرے والدین میرے پاس ہی بیٹھے ہوئے تھے اور میں روئے جارہی تھی کہ قبیلہ انصار کی ایک خاتون نے اندر آنے کی اجازت چاہی۔ میں نے اسے اجازت دے دی اور وہ بھی میرے ساتھ بیٹھ کر رونے لگی۔ ہم ابھی اسی حالت میں تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ آپ نے سلام کیا اور بیٹھ گئے اور جب سے مجھ پر تہمت لگائی گئی تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس نہیں بیٹھے تھے۔ ایک مہینہ گزر گیا تھا اور میرے بارے میں آپ کو وحی کے ذریعہ کوئی اطلاع نہیں دی گئی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "امابعد" اے عائشہ! مجھے تمہارے بارے میں اس اس طرح کی خبریں ملی ہیں' اگر تم واقعی اس معاملہ میں پاک وصاف ہو تو اللہ تمہاری پاکی خود بیان کر دے گا لیکن اگر تم نے کسی گناہ کا قصد کیا تھا تو اللہ کی مغفرت چاہو اور اس کے حضور توبہ کرو کیونکہ بندہ جب (اپنے گناہوں کا) اعتراف کر لیتا ہے اور پھر اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے۔ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا کلام پورا کر چکے تو میرے آنسو اس طرح خشک ہو گئے کہ ایک قطرہ بھی محسوس نہیں ہوتا تھا۔ میں نے پہلے اپنے والد سے کہا کہ میری طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دیں۔ انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں کچھ نہیں جانتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مجھے کیا کہنا چاہیے۔ پھر میں نے اپنی والدہ سے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے جو کچھ فرمایا ہے اس کا جواب دیں۔ والدہ نے بھی یہی کہا۔ اللہ کی قسم! مجھے کچھ نہیں معلوم کہ آپ ﷺ سے مجھے کیا کہنا چاہیے۔ پھر میں نے خود ہی عرض کیا۔ حالانکہ میں کم عمر لڑکی تھی اور قرآن مجید بھی بہت زیادہ نہیں پڑھا تھا کہ اللہ کی قسم! مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ لوگوں نے اس طرح کی افواہوں پر کان دھرا اور وہ بات آپ لوگوں کے دلوں میں اتر گئی اور آپ لوگوں نے اس کی تصدیق کی۔ اب اگر میں یہ کہوں کہ میں اس تہمت سے بری ہوں تو آپ لوگ میری تصدیق نہیں کریں گے اور اگر اس گناہ کا اقرار کر لوں اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ میں اس سے بری ہوں تو آپ لوگ اس کی تصدیق کرنے لگ جائیں گے۔ پس اللہ کی قسم! میری اور آپ لوگوں کی مثال یوسف علیہ السلام کے والد جیسی ہے۔ جب انہوں نے کہا تھا ''فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ وَاللهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَاتَصِفُوْنَ '' پس صبر جمیل بہتر ہے اور اللہ ہی کی مدد درکار ہے اس بارے میں جو کچھ تم کہہ رہے ہو'' پھر میں نے اپنا رخ دوسری طرف کر لیا اور اپنے بستر پر لیٹ گئی۔ اللہ خوب جانتا تھا کہ میں اس معاملہ میں قطعاً صاف تھی لیکن اللہ کی قسم! مجھے اس کا گمان بھی نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ وحی کے ذریعہ قرآن مجید میں میرے معاملے کی صفائی اتارے گا کیونکہ میں خود کو اس سے بہت کمتر سمجھتی تھی کہ اللہ تعالیٰ میرے معاملہ میں خود کوئی کلام فرمائے' مجھے تو صرف اتنی امید تھی کہ آپ ﷺ کوئی خواب دیکھیں گے جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ مجھے اس الزام سے بَرِی کر دے گا لیکن اللہ کی قسم! ابھی نبی کریم ﷺ مجلس سے اٹھے بھی نہیں تھے اور نہ گھر کا کوئی اور آدمی وہاں سے اٹھا تھا کہ آپ ﷺ پر وحی نازل ہونا شروع ہوئی اور آپ پر وہ کیفیت طاری ہوئی جو وحی کی شدت میں طاری ہوتی تھی۔ موتیوں کی طرح پسینے کے قطرے آپ کے چہرے سے گرنے لگے۔ حالانکہ سردی کا موسم تھا۔ یہ اس وحی کی وجہ سے تھا جو آپ پر نازل ہو رہی تھی۔ پھر آپ کی وہ کیفیت ختم ہوئی تو آپ تبسم فرما رہے تھے۔ سب سے پہلا کلمہ جو آپ کی زبان مبارک سے نکلا وہ یہ تھا۔ اے عائشہ! اللہ نے تمہاری پاکی بیان کر دی ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ اس پر میری والدہ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ کے سامنے کھڑی ہو جاؤ۔ میں نے کہا' نہیں اللہ کی قسم! میں آپ کے سامنے نہیں کھڑی ہوں گی۔ میں اللہ عزوجل کے سوا اور کسی کی حمد وثنا نہیں کروں گی (کہ اسی نے میری برات نازل کی ہے) اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ میں آیات نازل فرمائیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میرے معاملے میں

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ نے ام المؤمنین سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے بھی مشورہ کیا تھا۔ آپ نے ان سے پوچھا کہ سیدہ عائشہ کے متعلق کیا معلومات ہیں یا ان میں تم نے کیا چیز دیکھی ہے؟ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں اپنی آنکھوں اور کانوں کو محفوظ رکھتی ہوں، اللہ کی قسم! میں ان کے بارے میں خیر کے سوا اور کچھ نہیں جانتی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ سیدہ زینب ہی تمام ازواج مطہرات میں میرے مقابل کی تھیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے تقویٰ اور پاکبازی کی وجہ سے انہیں محفوظ رکھا۔ البتہ ان کی بہن حمنہ نے غلط راستہ اختیار کیا اور ہلاک ہونے والوں کے ساتھ وہ بھی ہلاک ہوئی۔ اللہ کی قسم! جس صحابی کے ساتھ یہ تہمت لگائی گئی تھی وہ اس تہمت کو سن کر کہتے:

سُبْحَانَ اللهِ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا كَشَفْتُ مِنْ كَنَفِ أُنْثَى قَطُّ, قَالَتْ: ثُمَّ قُتِلَ بَعْدَ ذَلِكَ فِي سَبِيلِ اللهِ.

''سبحان اللہ' اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے' میں نے آج تک کسی عورت کا پردہ نہیں کھولا۔ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر اس واقعہ کے بعد وہ اللہ کے راستے میں شہید ہو گئے تھے۔'' (صحیح بخاری، کتاب المغازی، باب حدیث الافک، رقم: ۴۱۴۱)

- سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اپنی والدہ کو جواب دیتے ہوئے سبحان اللہ کا کلمہ بولا معلوم ہوا کہ جواب دینے کیلئے یہ کلمہ گفتگو کے آغاز میں بولا جا سکتا ہے۔
- حدیث کے آخر میں سیدنا صفوان بن معطل سلمی رضی اللہ عنہ کا کلام ہے کہ انہوں نے اپنا تزکیہ اور صفائی دیتے ہوئے سبحان اللہ کا کلمہ بولا پس تزکیہ و گواہی کے موقع پر سبحان اللہ کا کلمہ بولا جا سکتا ہے۔ سورۂ نور میں اللہ تعالیٰ نے اسی واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے کلمہ سبحان کو استعمال کرتے ہوئے فرمایا:

وَلَوْلَآ إِذْ سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُم مَّا يَكُونُ لَنَآ أَن نَّتَكَلَّمَ بِهَٰذَا سُبْحَٰنَكَ هَٰذَا بُهْتَٰنٌ عَظِيمٌ

''تم نے ایسی بات کو سنتے ہی کیوں نہ کہہ دیا کہ ہمیں ایسی بات منہ سے نکالنی بھی لائق نہیں۔ اے اللہ! تو پاک ہے، یہ تو بہت بڑا بہتان ہے اور تہمت ہے۔'' (النور:۱۶)

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

عذاب والی کیفیت کو دیکھ کر:

عذاب والی کیفیت کو دیکھ کر بھی سبحان اللہ کا کلمہ بولا جا سکتا ہے۔ اور یہاں اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اللہ پاک ہے وہ ظلم وزیادتی جیسے عیوب سے پاک ہے جو آدمی بھی کسی عذاب وسزا سے دوچار ہوتا ہے وہ اس کے گناہوں اور جرائم کا نتیجہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی فرد وبشر پر نہ ظلم کرتے ہیں نہ زیادتی یہاں یہ بات واضح رہے کہ سبحان اللہ کہنے میں انسانی کیفیت بھی تبدیل ہوتی ہے۔ جنت اور اس کی نعمتوں کے بارے میں سن کر اور اللہ تعالیٰ کے احسانات وانعامات کو دیکھ کر بندہ خوشی ومسرت والی کیفیت میں سبحان اللہ کہتا ہے اور اس کے دل میں شکر گزاری کے جذبات ہوتے ہیں جبکہ عذاب والی کیفیت کو دیکھ کر لرزتے دل سے سبحان اللہ کہتا ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ کے ظلم اور زیادتی سے پاک ہونے کا اقرار کرتا ہے۔ عذاب والی کیفیت کو دیکھ کر سبحان اللہ کہنے کی دلیل صحیح بخاری کی یہ روایت ہے۔

سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو باتیں صحابہ سے اکثر کیا کرتے تھے ان میں یہ بھی تھی کہ تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے۔ پھر جو چاہتا اپنا خواب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صبح کو فرمایا کہ رات میرے پاس دو آنے والے آئے اور انہوں نے مجھے اٹھایا اور مجھ سے کہا کہ ہمارے ساتھ چلو میں ان کے ساتھ چل دیا۔ پھر ہم ایک لیٹے ہوئے شخص کے پاس آئے جس کے پاس ایک دوسرا شخص پتھر لیے کھڑا تھا وہ اس کے سر پر پتھر مارتا تو اس کا سر پھٹ جاتا اور پتھر لڑھک کر دور چلا جاتا، وہ شخص پتھر کے پیچھے جاتا اور اسے اٹھالاتا اور اس لیٹے ہوئے شخص تک پہنچنے سے پہلے ہی اس کا سر ٹھیک ہوجاتا جیسا کہ پہلے تھا۔ کھڑا شخص پھر اسی طرح اسے پتھر مارتا تھا۔''

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے ان سے پوچھا:

سُبْحَانَ اللّٰهِ، مَا هٰذَانِ؟

''سبحان اللہ یہ دونوں کون ہیں؟''

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے کہا کہ آگے بڑھو، آگے بڑھو۔ چنانچہ پھر ہم آگے بڑھے اور ایک ایسے شخص کے پاس پہنچے جو پیٹھ کے بل لیٹا ہوا تھا اور ایک دوسرا شخص اس کے پاس لوہے کا آنکڑا لیے کھڑا تھا اور وہ اس کے چہرے کی ایک طرف آتا اور اس کے ایک جبڑے کو گدی تک چیرتا اور اس کی ناک کو گدی تک چیرتا اور اس کی آنکھ کو گدی تک چیرتا۔ پھر وہ دوسری جانب جاتا ادھر بھی اسی طرح چیرتا جس طرح اس نے پہلی جانب کیا تھا۔ وہ ابھی دوسری جانب سے فارغ بھی نہ ہوتا تھا کہ پہلی جانب اپنی صحیح حالت میں لوٹ آتی۔ پھر دوبارہ وہ اسی طرح کرتا جس طرح اس نے پہلی مرتبہ کیا تھا۔ میں نے کہا:

سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا هَذَانِ؟

”سبحان اللہ! یہ دونوں کون ہے؟“

انہوں نے کہا کہ آگے چلو، چنانچہ ہم آگے چلے پھر ہم ایک تنور جیسی چیز پر آئے۔ اس میں شور وغل کی آوازیں تھیں۔ ہم نے اس میں جھانکا تو اس کے اندر کچھ ننگے مرد اور عورتیں تھیں اور ان کے نیچے سے آگ کی لپٹ آتی تھی جب آگ انہیں اپنی لپیٹ میں لیتی تو وہ چلانے لگتے۔ (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا کہ میں نے ان سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا چلو آگے چلو۔ فرمایا کہ ہم آگے بڑھے اور ایک نہر پر آئے۔ وہ خون کی طرح سرخ تھی اور اس نہر میں ایک شخص تیر رہا تھا اور نہر کے کنارے ایک دوسرا شخص تھا جس نے اپنے پاس بہت سے پتھر جمع کر رکھے تھے اور یہ تیرنے والا تیرتا ہوا جب اس شخص کے پاس پہنچتا جس نے پتھر جمع کر رکھے تھے تو یہ اپنا منہ کھول دیتا اور کنارے پر موجود شخص اس کے منہ میں پتھر ڈال دیتا وہ پھر تیرنے لگتا اور پھر اس کے پاس لوٹ کر آتا اور جب بھی اس کے پاس آتا تو اپنا منہ پھیلا دیتا اور وہ اس کے منہ میں پتھر ڈال دیتا۔ فرمایا کہ میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا کہ چلو آگے چلو۔ پھر ہم آگے بڑھے اور ایک نہایت بدصورت آدمی کے پاس پہنچے جتنے بدصورت تم نے دیکھے ہوں گے ان میں سب سے زیادہ بدصورت۔ اس کے پاس آگ جل رہی تھی اور وہ اسے جلا رہا تھا اور اس کے چاروں طرف دوڑتا تھا (نبی کریم ﷺ نے) فرمایا کہ میں نے ان سے کہا کہ یہ کیا ہے؟ انہوں نے مجھ سے کہا چلو آگے چلو۔ ہم آگے بڑھے اور ایک ایسے باغ میں پہنچے جو سرسبز تھا اور اس میں موسم بہار کے سب پھول تھے۔ اس باغ کے

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

درمیان میں ایک بہت لمبا شخص تھا، اتنا لمبا تھا کہ میرے لیے اس کا سر دیکھنا دشوار تھا کہ وہ آسمان سے باتیں کرتا تھا اور اس شخص کے چاروں طرف بہت سے بچے تھے (نبی کریم ﷺ نے) فرمایا میں نے پوچھا یہ کون ہے اور یہ بچے کون ہیں؟ انہوں نے مجھ سے کہا کہ چلو آگے چلو فرمایا کہ پھر ہم آگے بڑھے اور ایک عظیم الشان باغ تک پہنچے، میں نے اتنا بڑا اور خوبصورت باغ کبھی نہیں دیکھا تھا۔ ان دونوں نے کہا کہ اس پر چڑھئے ہم اس پر چڑھے تو ایک ایسا شہر دکھائی دیا جو اس طرح بنا تھا کہ اس کی ایک اینٹ سونے کی تھی اور ایک اینٹ چاندی کی۔ ہم شہر کے دروازے پر آئے تو اسے ہمارے لیے کھولا گیا اور ہم اس میں داخل ہوئے۔ ہم نے اس میں ایسے لوگوں سے ملاقات کی جن کے جسم کا نصف حصہ تو نہایت خوبصورت تھا اور دوسرا نصف نہایت بدصورت۔ (نبی کریم ﷺ نے) فرمایا اب دونوں نے ان لوگوں سے کہا کہ جاؤ اور اس نہر میں کود جاؤ۔ ایک نہر سامنے بہہ رہی تھی اس کا پانی انتہائی سفید تھا وہ لوگ گئے اور اس میں کود گئے اور پھر ہمارے پاس لوٹ کر آئے تو ان کا پہلا عیب جا چکا تھا اور اب وہ نہایت خوبصورت ہو گئے تھے (نبی کریم ﷺ نے) فرمایا اب ان دونوں نے کہا: یہ جنت عدن ہے اور یہ آپ کی منزل ہے۔ نبی کریم ﷺ نے) فرمایا کہ میری نظر اوپر کی طرف اٹھی تو سفید بادل کی طرح ایک محل اوپر نظر آیا فرمایا کہ انہوں نے مجھ سے کہا یہ آپ کی منزل ہے۔ میں نے ان سے کہا اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے۔ مجھے اس میں داخل ہونے دو۔ انہوں نے کہا اس وقت تو آپ نہیں جا سکتے لیکن ہاں آپ اس میں ضرور جائیں گے۔ میں نے ان سے کہا کہ آج رات میں نے عجیب وغریب چیزیں دیکھی ہیں۔ یہ چیزیں کیا تھیں جو میں نے دیکھی ہیں۔ انہوں نے مجھ سے کہا ہم آپ کو بتا دیتے ہیں۔ پہلا شخص جس کے پاس آپ گئے تھے اور جس کا سر پتھر سے کچلا جا رہا تھا یہ وہ شخص تھا جس نے قرآن سیکھا تھا اور پھر اسے چھوڑ دیا اور فرض نماز کو چھوڑ کر سو جاتا اور وہ شخص جس کے پاس آپ گئے جس کا جبڑا گدی تک اور ناک گدی تک اور آنکھ گدی تک چیری جا رہی تھی۔ یہ وہ شخص تھا جو صبح اپنے گھر سے نکلتا اور جھوٹی خبر تراشتا، جو دنیا میں پھیل جاتی اور وہ ننگے مرد اور عورتیں جو تنور میں آپ نے دیکھے وہ زنا کار مرد اور عورتیں تھیں۔ وہ شخص جس کے پاس آپ اس حال میں گئے کہ وہ نہر میں تیر رہا تھا اور اس کے منہ میں پتھر ڈالا جاتا تھا وہ سود کھانے والا تھا اور وہ شخص جو

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بدصورت تھا اور جہنم کی آگ بھڑکا رہا تھا اور اس کے چاروں طرف چل پھر رہا تھا وہ جہنم کا داروغہ مالک نامی تھا اور وہ لمبا شخص جو باغ میں نظر آیا وہ ابراہیم علیہ السلام ہیں اور جو بچے ان کے چاروں طرف ہیں تو وہ بچے ہیں جو (بچپن ہی میں) فطرت پر فوت ہو گئے ہیں۔ اس پر بعض مسلمانوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا مشرکین کے بچے بھی ان میں داخل ہیں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں مشرکین کے بچے بھی (ان میں داخل ہیں) اب رہے وہ لوگ جن کا آدھا جسم خوبصورت اور آدھا بدصورت تھا تو یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے اچھے عمل کے ساتھ برے عمل بھی کئے اللہ تعالیٰ نے ان کے گناہوں کو بخش دیا۔

(صحیح بخاری، کتاب التعبیر، باب تعبیر الرؤیا بعد صلاۃ الصبح، رقم: ۷۰۴۷)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں دو جگہ عذاب میں مبتلا افراد کو دیکھ کر سبحان اللہ کہا۔ جس سے پتا چلتا ہے کہ عذاب والی کیفیات کو دیکھ کر یا ایسے واقعات سن کر سبحان اللہ کا کلمہ بولا جا سکتا ہے۔ لیکن یہ کلمہ ایسے مقامات پر لرزتے دل سے اور اللہ کی ہیبت وعظمت کے اظہار کے طور پر بولا جائے جبکہ عذاب والی آیات پر معانی کا علم نہ ہونے کی وجہ سے خوشی ومسرت کی کیفیت میں سبحان اللہ کہنا اور اس مسرت وطمانیت کے اظہار میں جھومنا درست معلوم نہیں ہوتا۔ (واللہ اعلم)

اونچائی سے اُترتے ہوئے:

سیڑھیاں یا کسی بھی بلند جگہ سے نیچے اترتے ہوئے سبحان اللہ کہا جائے۔ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

"كُنَّا إِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا، وَإِذَا نَزَلْنَا سَبَّحْنَا".

"جب ہم (کسی بلندی پر) چڑھتے، تو "اللہ اکبر" کہتے اور جب (کسی نشیب میں) اترتے تو "سبحان اللہ" کہتے تھے۔"

(صحیح بخاری، کتاب الجهاد والسیر، باب التسبیح اذا هبط وادیا، رقم ۲۹۹۳)

خلاصہ کلام:

مذکورہ چند مقامات اس بات کی دلیل ہیں کہ کلمۂ سبحان اللہ کلام عرب میں کثرت سے استعمال ہوتا رہا ہے اور دوران گفتگو موقع ومحل کی مناسبت سے عرب لوگ اسے بکثرت

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

استعمال کرتے رہے ہیں۔ پس موقع ومحل کی مناسبت سے یہ کلمہ کہیں بھی بولا جا سکتا ہے۔ لیکن یہ خیال رہے کہ اس کی کلام کے ساتھ مناسبت ہو اور کہیں بھی اس کلمہ کا ذرہ بھر وقار مجروح نہ ہو اور جس کیفیت میں یہ کلمہ ادا کیا جائے اس کیفیت کے اثرات بھی متکلم پر غالب ہونے چاہئیں۔ مثال کے طور پر جنت اور جنت کے احوال سن کر یا اللہ تعالیٰ کے انعامات و احسانات دیکھ کر سبحان اللہ کہا جائے تو بندے کے دل میں شکر گزاری کے جذبات ہونے چاہئیں اور اگر قیامت اور اس کے احوال یا عذاب والی آیات سن کر سبحان اللہ کہے تو اس میں اللہ کی ہیبت و جلال سے ڈرتے ہوئے لرزتے دل سے سبحان اللہ کہے اگر عاجزی و انکساری کیلئے سبحان اللہ کہتا ہے تو اس پر یہ کلمہ کہتے ہوئے انکساری و درماندگی کی کیفیت طاری ہو۔ علی ہذا القیاس جس بھی رنگ میں سبحان اللہ کہے وہ رنگ اور کیفیت بندے پر طاری ہونی چاہئے۔

نیز کلمہ سبحان اللہ سے محبت ہونی چاہئے۔ اس لئے کہ آپ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس کلمہ سے محبت تھی اس لئے یہ کلمہ ان کے اذکار میں بھی شامل تھا اور روزمرہ کی گفتگو میں بھی ورد زبان تھا وہ افراد جن کی گفتگو میں گالیاں شامل ہیں اور گالی ان کا تکیہ کلام ہے۔ انہیں چاہئے کہ اپنی گفتگو سے اس غلاظت کو نکالیں اور اپنی گفتگو میں سبحان اللہ کی مشک بھری خوشبو کو شامل کریں اور جب ہماری گفتگو میں سبحان اللہ کا رنگ اور نور بکھر جائے گا تب دلوں کی رنجشیں اور کدورتیں ختم ہو جائیں گی۔ گالیوں سے نفرتیں بڑھتی ہیں اور احساسات مجروح ہوتے ہیں۔ جبکہ سبحان اللہ سے نیکیاں بڑھتی ہیں اور دل قریب ہوتے ہیں۔ اس لئے کہ سبحان اللہ میں اللہ کا رنگ ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ۖ وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ

”اللہ کا رنگ اختیار کرو اور اللہ تعالیٰ سے اچھا رنگ کس کا ہوگا۔ ہم تو اسی کی عبادت کرتے ہیں۔“ (البقرہ:۱۳۸)

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

طیبہ قرآن محل

مکہ سنٹر گلی نمبر 5 بنشی محلہ امین پور بازار فیصل آباد

041-2629292,041-2624007,0333-6574758